واصف علی واصف

M-64

بات سے بات

واصف علی واصف

بات سے بات

کاشف پبلی کیشنز
۳۰۱ اے ○ جوہر ٹاؤن ○ لاہور

ناشرز: خزینہ علم و ادب
الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور

Marfat.com

84121

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب ــــــــ بات سے بات

اشاعتِ اوّل ــــــــ جولائی ۹۵ء

تعداد ــــــــ ۱۱۰۰

قیمت ــــــــ 150/ روپے

زاہد بشیر پرنٹرز لاہور

ناشر

کاشف پبلیکیشنز ۳۰۱۔اے جوہر ٹاؤن۔لاہور

Marfat.com

میں ایک فرد ہوں مجھ سے ہے ملتوں کا ظہور
حقیقتوں کو جنم دینے والا خواب ہوں میں

واصف

Marfat.com

Marfat.com

عرض ناشر

زیرِ نظر کتاب واصف صاحب کے ان فرمودات کا مجموعہ ہے جو مختلف ذرائع سے جمع کیے گئے ہیں۔ واصف صاحب کا علم سمندر کی مانند ہے اور اس کی وسعت کا احاطہ کرنا بڑا مشکل کام ہے۔ وہ قاری جو ابھی نیا نیا متعارف ہوا ہو' وقت میں پڑ جاتا ہے کہ ان کو کہاں سے پڑھنا شروع کرے۔ پھر آج کے پرآشوب دور کا سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ انسان کے پاس وقت کی شدید کمی ہے' ذاتی زندگی ہو یا سماجی' نہ اس کا ہاتھ باگ پر ہے اور نہ پاؤں رکاب میں ہیں۔ وقت کا تیز دھارا اپنی مرضی سے اسے بہاتا چلا جا رہا ہے۔ ایسی صورت میں مطالعہ کے لیے اور ندرتِ کلام کے لیے تشنگی رکھنے والوں کے لیے یہ ضروری سمجھا گیا کہ انہیں واصف صاحب کی دانائی و حکمت سے کم سے کم وقت میں آشنا کرایا جائے۔ یہ فرمودات ان کی روز مرہ گفتگو' کیسٹوں' کتابوں اور خطوط سے اکٹھے کیے گئے ہیں' اس امید کے ساتھ کہ قاری کو کم وقت میں زیادہ سے زیادہ ابلاغ ہو تاکہ اس کے خیال کی کائنات روشن ہو۔

اس مجموعے کو مزید نکھارنے کے لیے قارئین کی آراء کا انتظار رہے گا۔

Marfat.com

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

غم کتنا ہی سنگین ہو نیند سے پہلے تک ہے۔

☆☆☆

کائنات کا کوئی غم ایسا نہیں ہے جو آدمی برداشت نہ کر سکے۔

☆☆☆

مرنے کے بعد زندہ ہونے کی خوشی صرف اسی شخص کو ہو سکتی ہے جو اس زندگی میں کوئی کام کر رہا ہو۔ جو اس زندگی میں کوئی کام کر رہا ہو تو اسے مرنے کا خوف نہیں ہوتا۔

☆☆☆

جوانی سولہ سال کی عمر کا نام نہیں' ایک انداز فکر کا نام ہے' ایک انداز زندگی کا نام ہے' ایک کیفیت کا نام ہے۔ یہ ہو سکتا ہے کہ ایک شخص سولہ سال میں بوڑھا ہو اور ایک شخص ساٹھ سال میں جوان ہو۔

☆☆☆

سانس کی موت سے پہلے بہت سی موتیں ہو چکی ہوتی ہیں' ہم سانس کو موت سمجھتے ہیں حالانکہ سانس تو اعلان ہے ان تمام موتوں کا جو آپ مر رہے ہیں۔

☆☆☆

جس انسان کی آنکھ میں آنسو ہیں وہ انسان اللہ سے بچ نہیں سکتا'

Marfat.com

انسان کا اللہ سے قریب ترین رشتہ آنسوؤں کا ہے۔

☆☆☆

غم چھوٹے آدمی کو توڑ دیتا ہے۔ اگر غم میں غم دینے والے کا خیال رہے تو پھر انسان بہت بلند ہو جاتا ہے۔

☆☆☆

دنیا کے اندر سب سے بڑا انصاف یہ ہے کہ یہ دنیا گناہ کے متلاشی کے لئے گناہ دیتی ہے اور فضل کے متلاشی کو فضل دیتی ہے۔

☆☆☆

جس کو صداقت اور نیکی کا سفر کرنے کی خواہش ہے وہ جان لے کہ یہ منظوری کا اعلان ہے۔ جس کو منظور نہیں کیا جاتا اس کو یہ شوق ہی نہیں ملتا۔

☆☆☆

جو بات آپ کے دل میں اتر گئی وہی آپ کا انجام ہے' اگر آپ کو موت آجائے تو جس خیال میں آپ مریں وہی آپ کی عاقبت ہے۔

☆☆☆

جو آدمی موت سے نہیں نکل سکتا وہ خدا سے کیسے نکل سکتا ہے۔

☆☆☆

اپنی ہستی سے زیادہ اپنا نام نہ پھیلاؤ' نہیں تو پریشان ہو جاؤ گے۔

☆☆☆

دور کا کوئی مقام ایسا نہیں ہے جو قریب نہ آسکے۔

Marfat.com

استعداد سے زیادہ کی تمنا ہلاکت ہے اور استعداد سے کم خواہش آسودگی ہے۔

☆☆☆

حق کیا ہے استعداد کے مطابق حاصل' احسان کیا ہے حق سے زیادہ حاصل' محرومی کیا ہے حق سے کم حاصل۔

☆☆☆

آنسو قرب کا ثبوت ہیں' جب روح کا روح سے وصال ہوتا ہے تو آپ کو آنسو آ جاتے ہیں۔

☆☆☆

منافق وہ ہے جو اسلام سے محبت کرے اور مسلمانوں سے نفرت۔

☆☆☆

جس چیز کو ہم باعث عزت سمجھ رہے ہیں اس کی موجودگی میں لوگ ذلیل ہیں۔

☆☆☆

آپ کے سانس گنتی کے مقرر ہو چکے ہیں' نہ کوئی حادثہ آپ کو پہلے مار سکتا ہے' نہ کوئی حفاظت آپ کو دیر تک زندہ رکھ سکتی ہے۔

☆☆☆

جھوٹے معاشرے میں عزت کے نام سے مشہور ہونے والا آدمی دراصل ذلت میں ہے۔

☆☆☆

Marfat.com

جائے تو چوبیس گھنٹے بعد وہ کائنات کو جوں کا توں واپس کر دے۔

☆☆☆

دعا یہ کرو کہ اے اللہ جو تو نے دینا ہے وہ بغیر مانگے دے اور جو کچھ تو نے نہیں دینا اس کے مانگنے کی توفیق ہی نہ دے۔

☆☆☆

فانی کی محبت فنا پیدا کر دے گی' باقی کی محبت بقا پیدا کرے گی۔ فانی کی محبت دل سے نکال دو تاکہ آپ کو بقا کا راستہ ملے۔

☆☆☆

معاشرے انسان کو جنم دیتے ہیں اور انسان معاشرے کو جنم دیتا ہے۔

☆☆☆

جب آپ اپنے ماضی کو حال پر فوقیت دیتے ہیں تو آپ مذہبی آدمی بن جاتے ہیں' جب مستقبل کو فوقیت دیتے ہیں تو پھر سائنسی آدمی ہو جاتے ہیں۔ سائنس ماضی سے نجات پاتی ہے جب کہ مذہب ماضی کی طرف رجوع کرتا ہے۔

☆☆☆

جو کسی مقصد کے لئے مرتے ہیں وہ مرتے نہیں ہیں اور جو بے مقصد جیتے ہیں وہ جیتے نہیں۔

☆☆☆

وہ شخص مرگیا جو کسی کے دل میں نہ رہا۔ آدمی کب مرتا ہے' جب دل سے اترتا ہے۔ زندہ کب ہوتا ہے' جب دل میں اترتا ہے۔

Marfat.com

ایسا کوئی نہیں ملے گا جو اسلام کی ایسی تعریف پیش کرے جس سے سارے پاکستانی مسلمان ثابت ہو جائیں۔ ناممکن ہے۔ آدھے لوگ تو ضرور کافر ثابت ہوتے ہیں۔

☆☆☆

مسلمان وہ ہے جو ہندو کی نگاہ میں مسلمان ہو۔

☆☆☆

ادب ہی قرآن کا حافظ ہوتا ہے، جس نے قرآن کا ادب کیا وہی اس کا حافظ ہے۔ اگر ادب نہ ہو تو سینے سے قرآن صاف ہو جائے گا۔

☆☆☆

پسندیدہ چیز سے جدائی موت ہے۔ جن کی پسندیدہ چیزیں موت سے پرے ہیں ان کو مرنا آسان ہے۔ جن کی پسندیدہ چیزیں یہاں رہ جائیں گی ان کے لئے موت مشکل ہے۔

☆☆☆

غصہ ایسا شیر ہے جو تمہارے مستقبل کو بکرا بنا کے کھا جاتا ہے۔

☆☆☆

جس سے طاقت ملتی ہے اس سے کمزوری ملتی ہے۔ جس کو سیاست میں عزت ملے گی اس کو سیاست میں ذلت ملے گی۔ جس کو دوست کی طرف سے عزت ملے گی اس کو دوست ہی کی طرف سے ذلت ملے گی اور جس کو اللہ کی طرف سے عزت ملے گی تو اسے عزت ہی ملے گی اور اگر ذلت ہے تو اللہ ہی کی طرف سے ہے۔ وہ جسے چاہتا ہے عزت

Marfat.com

دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ذلّت دیتا ہے۔

☆☆☆

اللہ تعالیٰ کا تقرّب جنت ہے اور اللہ تعالیٰ سے دوری دوزخ ہے' عشق نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جنت ہے اور عشق نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے دوری دوزخ ہے۔

☆☆☆

جب موت سے پہلے موت کا مقام سمجھ آ جائے تو موت کے بعد ملنے والے انعام موت سے پہلے ملنا شروع ہو جاتے ہیں۔

☆☆☆

اگر تیری نسبت باقی کے ساتھ ہو گئی تو تو باقی ہو جائے گا۔ اب تیری نسبت فانی کے ساتھ ہے' اس لئے تو فانی ہے۔ فنا سے نسبت اٹھا کے بقا میں لگا دے تو سب آسان ہو جائے گا۔

☆☆☆

اگر تذبذب کو تسلیم میں داخل کر دو تو موت سے پہلے مرنے کی بات سمجھ آ جائے گی۔

☆☆☆

تصوّرِ شیخ کا مطلب یہ ہے کہ آپ جو بھی کام کر رہے ہیں اگر شیخ موجود ہوتا تو وہ اس کام کو کیسا ہونا پسند کرتا۔ یعنی یہ ایسی کیفیت ہے کہ آپ جو بھی کام کر رہے ہیں' شیخ کی عدم موجودگی میں بھی اس کی مرضی کے مطابق ہو۔

Marfat.com

چور ضرورت کا نام ہے' بندہ اندر سے برا نہیں ہوتا۔ ضرورت برا کرتی ہے اور ضرورت ہی نیک کرتی ہے۔ ضرورت نکال دو' بندہ ٹھیک۔

☆☆☆

ہمارے ہاں دقت یہ ہے کہ جو علماء صاحبان ہیں' وقت کے تقاضوں سے بے خبر ہیں اور جو لوگ عظیم ہیں وہ احکام شریعت سے غافل نظر آتے ہیں۔

☆☆☆

دنیادار کے لئے جہاں صبر کا حکم ہے وہاں اللہ کے بندوں کو شکر کرنے کا حکم ہے۔

☆☆☆

جو تمہیں اچھا لگتا ہے' تم بھی اسے ضرور اچھے لگتے ہو۔

☆☆☆

کسی پسندیدہ چیز کے چھن جانے یا پھر کسی ناپسندیدہ چیز کے آ جانے کو خوف کہتے ہیں۔

☆☆☆

جو شخص ہروقت ایک ہی خیال میں رہے' اسے نہ آنے والے واقعات کا ڈر ہے اور نہ ماضی میں ہونے والے عمل کا۔

☆☆☆

ماضی اختیار سے باہر ہوتا ہے' مستقبل غیر یقینی ہوتا ہے' حال کا لمحہ اتنا اہم ہے کہ اس کے ذریعے ماضی بھی درست ہو سکتا ہے اور مستقبل بھی۔ گنہگار ماضی' حال میں توبہ کر کے نیک بن جاتا ہے' آنے

Marfat.com

ہو گیا وہ رات اچھی تھی۔ اس دنیا میں کوئی رات ایسی نہیں جس پر دن طلوع نہ ہوا ہو۔

☆☆☆

دعا کرنے سے بہتر ہے کہ کسی دعا کرنے والے کو پا لیا جائے۔

☆☆☆

تھوڑی دیر کے لئے اگر آپ اپنے آپ کو ایسا بنا لیں جیسے پیدا ہونے والا بچہ ہے یا مرنے والا انسان ہے تو سکون پیدا ہو جائے گا۔

☆☆☆

غم یا پریشانی دراصل انسانی فیصلے اور اللہ کے حکم کے درمیان فرق کا نام ہے۔

☆☆☆

جس نے اپنی زندگی کو قبول کر لیا اس نے خدا کو مان لیا۔

☆☆☆

سوئی کے ناکے سے اونٹ گزر سکتا ہے مگر دنیا کی تمنا رکھنے والا خدا کی Range میں نہیں جائے گا۔

☆☆☆

اگر تمہیں زیورات کا شوق ہے تو پھر کان میں سوراخ تو ہو گا۔

☆☆☆

باطن کا سفر یہ ہے کہ جہاں ایسا موقع آ جائے کہ آپ دین میں جائیں یا دنیا میں تو وہاں پر اپنا دین محفوظ کر لیں۔

Marfat.com

والے اندیشے حال میں توبہ کرنے سے بہتر ہو سکتے ہیں۔

☆☆☆

اولاد کو زمانہ جدید کے مطابق تعلیم دو تاکہ رزق کما سکیں اور دین کا علم دو تاکہ وہ برباد نہ ہو جائیں۔

☆☆☆

قبر اس وقفے کا نام ہے جو مرنے اور اٹھانے کے درمیان ہے۔ یہ "وقفہ" ہے "مقام" نہیں۔

☆☆☆

کوئی مسلمان ایسا نہیں جو خوشی کے ساتھ گناہ کرے۔ گناہ بیماری کی طرح کہیں اسے لاحق ہو جاتا ہے۔

☆☆☆

گناہ ہر وہ عمل ہے جو تمہارے لئے نقصان دہ ہے۔

☆☆☆

جب تک یہ پتہ نہ ہو کہ آرزو صحیح ہے یا غلط تو اس کا پورا نہ ہونا بری بات نہیں۔ اچھی آرزو انعام ہے' چاہے پوری نہ ہو۔

☆☆☆

سب سے بھاری دن وہ ہے جب اعمال کے مطابق انصاف مل جائے گا اور سب سے آسان دن وہ ہے جب تمہیں ایسا انعام ملے جو تمہارا حق نہیں تھا۔

☆☆☆

جس دن کی رات آگئی وہ دن اچھا تھا اور جس رات پر دن طلوع

Marfat.com

وجود گھوڑا ہے اور روح اس کی سوار۔ گھوڑا لاغر نہیں ہونا چاہیے کہ روح بے چاری پریشان ہو جائے اور گھوڑا خود سر نہ ہو کہ روح کو گرا کر چلا جائے۔

☆☆☆

تنکے کو بھی حقیر نہ سمجھو' ورنہ وہ تمہاری آنکھ میں پڑ جائے گا۔

☆☆☆

سکون آپ کے علاوہ جگہ کا نام نہیں ہے' اسی جگہ کے اندر خوش ہونے کا نام ہے۔

☆☆☆

وہ شخص جو اپنے آپ کو اپنے ماحول سے بلند سمجھتا ہے' سکون نہیں پائے گا اور وہ شخص بھی جو اپنے آپ کو اپنے ماحول سے نیچا سمجھتا ہے وہ بھی سکون نہیں پائے گا۔

☆☆☆

ایسا رزق جس میں زیادہ محنت بھی نہ کرنی پڑے اور جو حرام بھی نہ ہو' رزق کریم کہلاتا ہے۔

☆☆☆

جب تک انسان کا میلان یا رویہ (Attitude) درست نہ ہو' اس کی محنتیں درست نہیں ہوتیں۔

☆☆☆

اگر تیرے باپ کی شادی ہو گئی تھی تو تیری بھی ہو جائے گی اور

Marfat.com

تیرے بچوں کی بھی ہو جائے گی۔ شادی پیسوں سے نہیں بلکہ اللہ کے حکم سے ہوتی ہے۔

☆☆☆

اگر تمہیں یہ پتہ چل جائے کہ تمہارا رزق اللہ کے پاس ہے تو پھر رزق کی تلاش نہ کرو بلکہ اللہ کی تلاش کرو جس کے پاس تمہارا رزق ہے۔

☆☆☆

مذہب ماضی کی آسانی کی طرف لے جاتا ہے اور سائنس مستقبل کی پیچیدگیوں کی طرف۔ اس کا حل یہ ہے کہ آپ سائنس سے آسانی حاصل کرتے جاؤ اور مذہب سے رجوع کرتے جاؤ۔

☆☆☆

جہاں دو راستے آتے ہیں وہاں سوچ آتی ہے، جس آدمی کے پاس راستہ ہی ایک ہو اسے سوچنے کی ضرورت ہی کوئی نہیں۔

☆☆☆

جب آپ کی زندگی سکون بخش ہو جائے گی تو آپ کو خود بخود سکون ملنا شروع ہو جائے گا۔

☆☆☆

بے سکونی تمنا کا نام ہے۔ جب تمنا تابع فرمان الٰہی ہو جائے تو سکون شروع ہو جاتا ہے۔

☆☆☆

Marfat.com

کسی تنگ دل کا مال نہ کھاؤ' اس کے ہاں کھانا بھی نہ کھاؤ' تنگ دل انسان سے بچ کے رہو تو سکون مل جائے گا۔ سخی دل انسان سے ملا کرو' سخی دل سے اگر تم کچھ لے بھی لو گے تو بھی وہ تمہارے لئے دعا کرے گا۔

☆☆☆

مرنے کے دو ہی طریقے ہیں' غم مل جائے یا خوشیاں چلی جائیں۔

☆☆☆

دشمن گھر میں آ جائے یا دوست گھر سے چلا جائے' دونوں حالتوں میں مصیبت ہے۔

☆☆☆

مغربی تہذیب اپنے منطقی انجام کو پہنچ گئی ہے' ان کی کوئی لذت ایسی نہیں رہ گئی جو گناہ نہ ہو۔

☆☆☆

جہاں آپ اللہ کے سامنے جواب دہ ہیں وہاں آزاد نہ ہونا' اور جہاں آزاد ہیں وہاں پر پابند نہ ہونا۔

☆☆☆

مغرب کے ساتھ اس وقت مقابلہ کرو جب آپ مشرق بن جاؤ۔

☆☆☆

اگر آپ یوسفؑ ہیں تو آپ کے گیارہ بھائی بھی موجود ہیں جو بھائی کے ساتھ ظلم کرنے والے ہیں اور بھائی کے مرتبے کے ساتھ ظلم کرنے

Marfat.com

والے ہیں۔ سارا قرآن اس بات سے بھرا پڑا ہے کہ جب اپنوں نے اپنوں کو دھوکہ دیا وہاں کوئی علاج نہیں ہو سکا۔

☆☆☆

جب تک آپ کو اپنی تمنا کے منظور ہونے کی وجہ سے حاصل ہونے والی چیز کی ماہیت کا پتہ نہ ہو' اس وقت تک دعا نہ کرو۔

☆☆☆

بزرگوں نے اللہ کے فضل و کرم کو مانگنے کا طریقہ یہ بتایا ہے کہ اللہ سے فضل و کرم نہ مانگو' جو کر رہا ہے وہ فضل و کرم ہے۔

☆☆☆

آج کل مفاد پرست کے پاس اپنے مفاد کا تحفظ سیاست کے علاوہ اور کوئی نہیں ہے۔

☆☆☆

اپنی ہستی سے زیادہ کام کرنا ہلاکت ہے اور اپنی ہستی سے کم کام کرنا بد دیانتی ہے۔

☆☆☆

کبھی بادشاہ بننے کے لئے دعا نہ کرنا ورنہ دعا کے ذریعے حاصل ہو جانے والی بادشاہی کے اندر اگر کوئی ظلم اور تلخی ہوئی تو اس کے ذمہ دار تم ہو گے۔

☆☆☆

ہر دن کی قیامت ہر روز شام کو ہو جاتی ہے۔

☆☆☆

Marfat.com

زندہ رہنا چاہو تو موت قیامت ہے اور مرنا چاہو تو زندگی قیامت ہے۔

☆☆☆

ایک آدمی دلیری سے سچ بات کرنے لگ جائے تو باقیوں کا چھپا ہوا سچ ظاہر ہو جائے گا۔

☆☆☆

دین سے اس طرح محبّت کرو جس طرح دنیادار دنیا سے محبّت کرتا ہے۔

☆☆☆

اگر زندگی کا کیا ہوا "حاصل" آخرت میں کام نہیں آتا تو اس حاصل کو محرومی کہو۔

☆☆☆

ہر آدمی اپنے سے زیادہ دانا کے سامنے بے وقوف ہے اور آپ کو آپ سے بڑا دانا ہمیشہ ملے گا۔

☆☆☆

بہت سارے سوالات سے نکل کر انسان جب ایک سوال میں داخل ہو جاتا ہے تو اس کا سفر واضح ہو جاتا ہے۔

☆☆☆

دانائی دانا کی تابعداری ہے۔

☆☆☆

جب تک اپنے آپ کو اللہ کے آگے پوری طرح جوابدہ نہ پاؤ'

Marfat.com

کسی انسان کو اپنے سامنے جوابدہ نہ کرنا۔

☆☆☆

جو اقتدار میں ہیں وہ جاننے والے نہیں ہیں اور جو جاننے والے ہیں وہ اقتدار سے باہر ہیں۔

☆☆☆

جب تک کوئی آپ سے نہ پوچھے مبلغ نہ بنو۔

☆☆☆

ہم ہر دن کا ماتم کرتے ہیں اور ہر صبح کو خوش آمدید کہتے ہیں۔

☆☆☆

جن لوگوں نے اپنی زندگی میں اللہ کو یاد رکھا' لوگوں نے ان کی زندگی کے بعد بھی ان کو یاد رکھا۔

☆☆☆

خودی کسی شے کا وہ جوہر خاص ہے جس کے نہ ہونے سے وہ شے نہیں ہوتی۔

☆☆☆

قائم ذات سے محبت کرو گے تو تم بھی قائم ہو جاؤ گے۔

☆☆☆

غرور اس صفت کو کہتے ہیں جو مٹ جائے یا مٹ سکے۔

☆☆☆

اللہ کا جلوہ اگر طور کے درخت سے بول سکتا ہے تو کیسے ممکن ہے

Marfat.com

کہ انسان سے نہ بول سکے۔

☆☆☆

جو شخص کہتا ہے میں کل خوش ہو جاؤں گا' وہ کبھی خوش نہیں ہو گا۔

☆☆☆

سخی تب سخاوت کر سکے گا جب سائل بھی موجود ہو۔

☆☆☆

اچھے عمل کی یاد کو ایک بُرا لفظ ہمیشہ کے لئے تباہ کر سکتا ہے۔

☆☆☆

کسی کو اس کے حق سے زیادہ دینا احسان کہلاتا ہے۔

☆☆☆

سائل بخیل کو سخی بنانے کے لئے آتا ہے۔

☆☆☆

جب مذکور تک پہنچ جاؤ تو پھر ذکر نہ کرنا۔

☆☆☆

اگر صاحب مرتبہ شخص لوگوں کی خدمت میں مصروف ہو تو سمجھو کہ اس کا یہ مرتبہ انعام ہے۔

☆☆☆

گداگر وہ ہوتا ہے جو ہر روز ایک مقام پر ایک جیسی صدا لگاتا ہے۔

84121

Marfat.com

جانوروں اور انسانوں میں ایک فرق یہ بھی ہے کہ جانوروں کو نہ ماضی کی یاد رہتی ہے نہ مستقبل کا خیال۔

☆☆☆

سورج کو نمایاں ہونے کے لئے تاریکی درکار ہے۔

☆☆☆

جتنے عظیم لوگ تھے وہ غیر عظیم زمانوں میں آئے۔

☆☆☆

جس کو آپ یاد کر رہے ہیں، وہ بھی کسی نہ کسی صورت میں آپ کو یاد کر رہا ہے۔

☆☆☆

جھوٹا آدمی اگر سچ بھی بولے تو وہ سچ بے اثر ہو جائے گا۔

☆☆☆

علم اور عمل کے درمیان فاصلہ کم کرنا شریعت بھی ہے اور ولایت بھی۔

☆☆☆

اگر مرتبہ مل جائے اور استعداد نہ ہو تو اس سے بڑی آزمائش کوئی نہیں۔

☆☆☆

خوراک تھوڑی کھائیں تو طاقت ملے گی وہی خوراک زیادہ کھائیں

Marfat.com

تو طاقت چھن جائے گی۔

☆☆☆

اگر علم عمل کا شاہد نہ ہو تو وہ علم حجاب اکبر ہے۔

☆☆☆

اللہ کا بڑا کرم ہے کہ اس نے ہمیں بھولنے کی صفت دی ورنہ ایک غم ہمیشہ کے لئے غم بن جاتا۔

☆☆☆

نا اہل کو اہلیت کا مقام مل جائے تو اس کی جان بھی خطرے میں ہوگی اور ایمان بھی۔

☆☆☆

مفید چیز مقدار میں بڑھ جائے تو غیر مفید ہو جاتی ہے۔

☆☆☆

گناہگار کا گناہ عاجزی پیدا کر رہا ہو تو وہ بچ سکتا ہے۔

☆☆☆

چھوٹی نیکی کو کبھی چھوٹی نیکی نہ سمجھنا۔ اور چھوٹے گناہ کو کبھی چھوٹا گناہ نہ سمجھنا۔

☆☆☆

اگر یہ پتہ ہو کہ تھوڑی دیر بعد سب بکرے ذبح ہو جائیں گے تو اب کیا لڑنا۔

☆☆☆

Marfat.com

آج اتنا مشکل دور ہے کہ اس میں نیکی نہیں ہو سکتی' پھر بھی مساجد بھری پڑی ہیں۔

☆☆☆

بدی کا موقع ہو اور بدی نہ کرو تو یہ بہت بڑی نیکی ہے۔

☆☆☆

اللہ کے خوف سے اپنی زندگی سے وہ کام نکال دو جو اللہ کے خوف کا باعث ہو سکتا ہے۔

☆☆☆

اگر ایک ہاتھ اللہ کے لئے رکھ دو تو سارا وجود ہی اللہ کا ہو جائے گا۔

☆☆☆

دو راستوں میں سے ایک چُننا پڑتا ہے دعا کرو کہ ایک ہی راستے کا سفر ملے۔

☆☆☆

پیسہ آتا ہے غرور دینے کے لئے' اور جاتا ہے مسکینی دے کر۔

☆☆☆

آپ کی قیامت اُس دن آجائے گی جس دن آپ نہیں ہوں گے۔

☆☆☆

دعا کرو تم اُس عبادت سے بچ جاؤ جس میں اللہ کا قرب نہ ملے۔

Marfat.com

☆☆☆

شیطان اس لئے شیطان بنا کہ اس نے عبادت کو تو مانا لیکن معبود کو نہ مانا۔

☆☆☆

اگر اللہ معاف کر دے تو گناہ کیا ہے؟ اگر اللہ نامنظور کر دے تو نیکی کیا ہے؟

☆☆☆

اگر آپ نے کسی کو قبول نہیں کیا تو یہ سمجھ لیں کہ کسی نے آپ کو قبول نہیں کیا۔

☆☆☆

اپنے آپ کو بدنصیب کہنے کے گناہ سے بچتے رہو۔

☆☆☆

ہم خیال لوگ ہم سفر ہو جائیں تو منزل آسان ہو جاتی ہے۔

☆☆☆

عبادت سے مکمل تزکیہ نفس نہیں ہوتا بلکہ عبادت سے خطرہ نفس ٹل جاتا ہے۔

☆☆☆

لوگوں سے الگ رہ کے سوچو گے تو لوگوں سے الگ سوچ مل جائے گی۔

☆☆☆

Marfat.com

اپنے پر غرور بھی نہ کرو اور اپنی تحقیر بھی نہ کرو۔

☆☆☆

عبادت نجات تک پہنچاتی ہے' عشق محبوب ﷺ تک پہنچاتا ہے۔

☆☆☆

بیٹا! میرے بعد گھر میں ایسے رہنا جس طرح میری موجودگی کے وقت رہتے ہو۔

☆☆☆

انسان کے پاس جتنے امکانات ہیں وہ سب کے سب اس لئے بھی پورے نہیں ہو سکتے کہ زندگی کے اپنے ٹھہرنے کے امکانات کم ہیں۔

☆☆☆

دو منصوبوں پر کام یکسوئی سے محروم کر دیتا ہے اور یکسوئی کے بغیر عروج حاصل نہیں ہوتا۔

☆☆☆

ہمارا ہونا کس کام کا اگر ہمارے نہ ہونے کا کسی کو کچھ فرق نہ پڑے۔

☆☆☆

بولنے والی زبان' سننے والے کان کی محتاج ہے۔

☆☆☆

جو شخص دعا کا طالب ہے' وہ خدا کا طالب ہے۔

Marfat.com

الفاظ ہی کے دم سے انسان کو جانوروں سے زیادہ ممتاز بنایا گیا۔

☆☆☆

ہر آغاز کا ایک انجام ہو گا اور ہر انجام کسی آغاز پر منتج ہو گا۔

☆☆☆

انسان کو انسانوں پر رعب جمانے اور انہیں جھڑکی دینے کا کوئی حق نہیں۔ یہ نقلی استحقاق صرف غرور نفس کا دھوکا ہے اور غرور کسی انسان میں اس وقت تک نہیں آ سکتا' جب تک وہ بد قسمت نہ ہو۔

☆☆☆

ضمیر کی آواز نہ تو ظاہری زبان سے دی جاتی ہے اور نہ ہی ان کانوں سے سنائی دے سکتی ہے۔

☆☆☆

دس کروڑ غلام مسلمان آزاد مملکت حاصل کر گئے اور آج دس کروڑ آزاد مسلمان اس مملکت اور اس کی حفاظت کرنے کا حق ادا نہیں کر رہے۔

☆☆☆

جب تک ہم والدین کے گھر میں رہتے ہیں' ہم خوش رہتے ہیں اور جب شومئی قسمت اسی مکان میں ماں باپ ہمارے گھر میں رہنے لگیں تو ہم اچھا محسوس نہیں کرتے۔

☆☆☆

ہر انسان کو ہر جلوہ نظر نہیں آتا اور جنہیں کچھ نظر آتا ہے انہیں بھی بس ایک حد تک آشنائی ہوتی ہے۔

Marfat.com

عجائبات دہر میں سب سے بڑا عجوبہ انسانی آنکھ ہے۔

☆☆☆

کہانی سنانے والا کوئی نہ ہو' تو بھی کہانی خود کہانی سناتی رہتی ہے۔

☆☆☆

تذبذب اس مقام کو کہتے ہیں جہاں آگے جانے کی ہمت نہ ہو اور واپس جانا ممکن نہ ہو۔

☆☆☆

انسان اپنا بہت کچھ بدل سکتا ہے حتّٰی کہ شکل بھی تبدیل کر سکتا ہے لیکن وہ فطرت نہیں بدل سکتا۔

☆☆☆

کامیاب معاشرہ وہی ہے کہ چپکے سے فرائض ادا ہوتے رہیں اور چپکے سے ہی حقوق ادا ہوتے رہیں۔

☆☆☆

عظیم لوگ وہ ہوتے ہیں جو درد کے صحراؤں میں بیٹھ کر دنیا کو نخلستان کی خبر دیتے ہیں۔

☆☆☆

اللہ کا راستہ مومن کے دل کے دروازے سے شروع ہوتا ہے۔

☆☆☆

اگر ایک آدمی آپ کے پاس سے گزرا' اس نے آپ کو دیکھا اور خاموشی سے آپ کی زندگی اور آپ کی حفاظت کے بارے میں دعا کر دی

Marfat.com

تو اس سے دل کا رابطہ قائم ہو گیا۔

☆☆☆

حق والے کو اس کا صحیح حق مل جانا ہی عدل ہے۔

☆☆☆

دنیا میں سب سے آسان کام نصیحت کرنا ہے اور سب سے مشکل کام نصیحت پر عمل کرنا ہے۔

☆☆☆

زبان اور کان کے استعمال سے پہلے آنکھوں کا استعمال کرنا چاہیئے۔

☆☆☆

ہم ایک محدود رسائی کی آنکھ سے لامحدود منظر کو دیکھتے ہیں اور پھر فوراً فیصلہ کر کے اعلان کر دیتے ہیں کہ ہم زمین کی وسعتوں میں پھرے' سمندروں کی تہہ تک پہنچے' خلاؤں کا چپہ چپہ چھان مارا۔ ہمیں کوئی خدا نہیں ملا۔

☆☆☆

اگر انسان کے اعمال اپنے منطقی نتیجے پر منتج ہوں تو رحمت کا لفظ کوئی معنی نہیں رکھتا۔

☆☆☆

جن لوگوں کو اللہ کی معرفت ہوئی' انہوں نے یہی اعلان فرمایا کہ حقِ معرفت ادا کرنا انسان کے بس کی بات نہیں۔

Marfat.com

آپ ﷺ کی ذات گرامی اتنی مکمل ہے کہ آپ ﷺ کے دم سے ہی صفات کی تکمیل ہو گی۔

☆☆☆

خواب نہ چھوڑے جا سکتے ہیں' نہ پورے کئے جا سکتے ہیں ....بس دیکھے جا سکتے ہیں۔

☆☆☆

جس کا آغاز نہ ہو' اس کا انجام نہیں ہو سکتا' اللہ ہر آغاز سے پہلے ہے اور ہر انجام کے بعد۔

☆☆☆

دراصل خود پسندی اور خود پرستی کا منطقی نتیجہ اپنے آپ سے اور دوسروں سے بیزاری ہے۔

☆☆☆

مقصد سے حاصل تک سارا سفر تمام کیفیات' تمام آسائشوں اور تکلیفوں سمیت منزل ہی کہلاتا ہے۔

☆☆☆

جب انسان کے دوست اور اس کے دشمنوں میں فرق باقی نہ رہے تو اسے جینے اور مرنے کے درمیان کیا فرق معلوم ہو گا۔

☆☆☆

آدمی مرجاتے ہیں اور زندگی پھر بھی زندہ ہے۔

☆☆☆

Marfat.com

ہم وقت سے پیچھے رہ جاتے ہیں یا خوابوں میں وقت سے آگے نکل جاتے ہیں لیکن وقت کے ساتھ کیوں نہیں چلتے؟

☆☆☆

وہ لوگ جو انسان کو چھوڑ کر یا انسان سے منہ موڑ کر خدا کی تلاش کرتے ہیں، کامیاب نہیں ہو سکتے۔

☆☆☆

اگر انسان صرف اپنے ماں باپ کے عمل سے پیدا ہوتا تو ماں باپ کو یہ حق ہونا چاہیئے کہ وہ چاہیں تو بیٹے پیدا ہوں اور چاہیں تو بیٹیاں پیدا ہوں، لیکن ایسا نہیں ہے۔

☆☆☆

انسان مسافر خانوں میں ہمیشہ آباد رہنا چاہتا ہے۔ قبرستان میں کھڑے ہو کر اپنے ہمیشہ رہنے کا بے بنیاد دعویٰ کرتا ہے۔

☆☆☆

انسان کی سوچ کتنی لامحدود ہے کہ وہ ہر چیز کے بارے میں سوچ سکتا ہے لیکن یہ سوچ کر شرمندہ ہو جاتا ہے کہ انسان خود ہی محدود ہے۔

☆☆☆

جس آدمی نے حصول زر کو مقصدِ حیات بنایا اس کے لئے کسی اور قسم کی بندش اور پابندی بے معنی ہو کر رہ جاتی ہے۔

☆☆☆

میں مزارات کے بارے میں سوچتا ہوں، خانقاہوں کے بارے میں، سوچتا ہوں۔ یا اللہ یہ کون لوگ تھے کہ جن کے ہاں مرجانے کے بعد بھی

Marfat.com

میلہ لگا رہتا ہے۔

☆☆☆

الفاظ سے مضمون اور مضامین سے الفاظ کے رشتوں کا علم ہی انسان کو مصنّف بناتا ہے۔

☆☆☆

قانون تو یہ ہے کہ محنت کرنے سے رزق ملے گا لیکن جب دینے والا چاہے تو بے حساب دے دیتا ہے۔

☆☆☆

ہم لوگ اسی سائل کو جھڑکی دیتے ہیں جسے ہم کچھ نہیں دیتے۔ ایک تو اس کی مدد نہیں کرتے' دوسرے اس کی تذلیل کرتے ہیں اور تیسرے اس غرور کا اظہار کرتے ہیں جو ہمیں اپنے مرتبے پر ہے۔

☆☆☆

ہم خوش فہمیوں اور خوش گپیوں میں اتنے مصروف ہو جاتے ہیں کہ انجام نظر سے اوجھل ہو جاتا ہے۔ ضمیر کی آواز اس خواب گراں سے بیدار کرتی ہے۔

☆☆☆

جب محروم اور غریب اس مقام تک پہنچا دیا جائے کہ وہ اللہ کی رحمت سے مایوس ہونے لگے...تو وہ وقت امراء کے لئے آغاز عبرت کا وقت ہوتا ہے۔

☆☆☆

اصل جلوہ نظر آنے والے جلوے کے برعکس بھی ہو سکتا ہے

Marfat.com

جیسا کہ نظر آنے والے ستارے، یوں محسوس ہوتے ہیں کہ ننھے ننھے ٹمٹماتے ہوئے دیئے ہیں۔

☆☆☆

آنکھیں اس کائنات کے ساتھ ہمارے رابطے کا ذریعہ ہیں۔

☆☆☆

چھن جانے کے بعد جس مقام کی دوبارہ تلاش شروع ہو جائے، وہی مقام انسان کا بہشت ہے۔

☆☆☆

کل کی سوچ کو غلط سمجھ کر انسان آج کی سوچ پر ناز کرتا ہے... آنے والی کل میں یہ سوچ بھی غلط ہو سکتی ہے۔

☆☆☆

اگر ہزاروں من چینی بھی ڈال دی جائے تو کڑوا کنواں میٹھا نہیں ہو سکتا۔ پانی کا اصل ذائقہ اس کی فطرت ہے۔

☆☆☆

جس دور میں انسان کو حقوق کے حصول کے لئے جہاد کرنا پڑا اسے جبر کا دور کہتے ہیں اور اگر حقوق کے لئے صرف دعا کا سہارا ہی باقی رہ جائے تو اسے ظلم کا زمانہ کہتے ہیں۔

☆☆☆

کوئی بھی عظیم انسان اگرچہ عام انسانوں کی طرح پیدا کیا گیا ہے لیکن اس کی صلاحیتوں میں کوئی ایک صلاحیت ایسی رکھ دی گئی جس نے ہر صورت کچھ نہ کچھ کرنا ہوتا ہے۔

Marfat.com

• آج کے انسان کے پاس اپنے لئے بھی وقت نہیں ہے۔

☆☆☆

اللہ ہر آخر کا اوّل اور ہر اوّل کا آخر ہے۔

☆☆☆

حال کی غلطی جو مستقبل میں اپنے لئے سزا مرتب کر چکی ہے یا لکھ چکی ہے' اس سے بچانے والی شے رحمت کہلائے گی۔

☆☆☆

جس آدمی کو قلم کی طاقت عطا کی گئی' اس سے یہ پوچھا جائے گا کہ اس نے اپنی تحریر کس سمت میں استعمال کی۔

☆☆☆

آپ ﷺ نے اللہ کریم کے بارے میں جو کچھ ارشاد فرمایا' وہ ہماری تحقیق میں نہ آسکنے کے باوجود صداقت ہے بلکہ صداقت مطلق ہے۔

☆☆☆

یہ خوشی کی بات نہیں کہ سب ختم ہو جائیں...اور میں ہی زندہ رہوں...یہ اپنی موت کی ایک شکل ہے۔

☆☆☆

رات سورج ہی کے ایک انداز کا نام ہے۔

☆☆☆

اللہ انسان پیدا کرتا ہے' انسانوں سے پیار کرتا ہے اور لوگ

Marfat.com

عبادت کے بہانے انسانوں سے بیزاری کا اظہار کرتے ہیں۔

☆☆☆

مشرق سے پرے بھی مشرق، مغرب کے پار بھی مغرب ہی ہے۔

☆☆☆

وقت کٹ جائے اور فاصلہ نہ کٹے تو زندہ رہنے کا کیا جواز ہو سکتا ہے؟

☆☆☆

یہ کیا راز ہے کہ آباد، مہذّب اور متموّل شہروں کے اندر خانہ بدوشوں کے پھٹے ہوئے خیمے موجود ہوتے ہیں؟

☆☆☆

ہم عجیب لوگ ہیں۔ مواقع ضائع کر دیتے ہیں اور پھر ان کی تلاش شروع کر دیتے ہیں۔

☆☆☆

انسان نے جس مقام پر انسانوں کو چھوڑ کر خدا سے محبت کا دعویٰ کیا وہ اکثر غلط نکلا۔

☆☆☆

اس زندگی کو ضابطہ اخلاق دینا انسان کے بس میں نہیں کیونکہ انسان ایک محدود سوچ رکھتا ہے۔

☆☆☆

اگر ظاہری مرتبے قائم بھی رہ جائیں تو انسان اندر سے قائم نہیں رہتا۔

Marfat.com

مغرب کے پاس پیسہ ہے اور دین نہیں، ہمارے پاس کچھ بھی نہیں ہے۔

☆☆☆

ایک بے قرار دل اگر غزل کہہ دے تو ہزاروں بے قرار دلوں کو قرار آجاتا ہے۔

☆☆☆

الفاظ کے بغیر حسن خیال بس جلوہ ہے، صرف جلوہ۔ ایک گونگے کے خوبصورت خواب کی طرح۔

☆☆☆

کائنات کا کوئی اصول ایسا نہیں، جس میں استثناء نہ ہو۔

☆☆☆

جہاں ایک دور ختم ہوتا ہے، وہیں سے دوسرے دور کا آغاز ہوتا ہے۔ اس لئے کبھی مایوس نہ ہونا۔

☆☆☆

ضمیر کی آواز پر کان نہ دھرنے والے بڑے بڑے محلات میں رہنے کے باوجود اپنے پیچھے ویرانیاں چھوڑ گئے۔

☆☆☆

دشمن کبھی طاقت ور نہیں ہوتا، بس دوست ہی چھوڑ جاتے ہیں۔

☆☆☆

شادی کا رشتہ ایسا ہے جو ملہار میں شروع ہوتا ہے اور دیپک

Marfat.com

راگ میں ختم ہو جاتا ہے اور پھر سکون بخش رشتے کے اذیت ناک پہلو نمایاں ہونے لگتے ہیں۔

☆☆☆

جتنے ستارے ہیں اگر اتنی زمینیں اکٹھی کر دی جائیں تو شاید ایک ستارے کے اصل وجود کے برابر ہو۔

☆☆☆

آنکھ سب کچھ دیکھ سکتی ہے' لیکن یہ صرف اپنے آپ کو نہیں دیکھ سکتی ... خود بینی کے لئے اسے کسی آئینے کی ضرورت ہے ... کسی اور کی ضرورت ہے۔

☆☆☆

جب ذہن پختہ ہو جائے تو اصلاح کا امکان کم ہو جاتا ہے۔

☆☆☆

بد نصیب ہیں وہ مسافر جو آدھے سفر کے بعد ذوق سفر سے محروم ہو جائیں۔

☆☆☆

ہم سفر آدمی اگر ہم فطرت نہ ہو تو ساتھ کبھی منزل تک نہیں پہنچتا۔

☆☆☆

وہ زمانہ جس میں کچھ لوگ حق سے محروم ہوں اور کچھ لوگ حق سے زیادہ حاصل کریں' افراتفری کا زمانہ کہلاتا ہے۔ جہاں ہر شے' ہر جنس' ایک ہی دام فروخت ہونے لگے اسے اندھیر نگری کہا جائے گا۔

Marfat.com

ہزار محنت کی جائے' ہزار استاد رکھے جائیں' شعر اس وقت تک موزوں نہیں ہو گا جب تک انسان کے باطن میں شعریت اور نغمگی نہ ہو۔

☆☆☆

اگر کوئی شخص یہ کہے کہ میں کسی مصنّف کو نہیں مانتا' کسی "کیمیائے سعادت" کو نہیں مانتا یا کسی "نہج البلاغت" کو نہیں مانتا یا کسی "کشف المحجوب" کو نہیں مانتا کہ ان کے مصنّف مر گئے' ختم ہو گئے تو ادب سے یہ سوال پوچھا جا سکتا ہے کہ قرآن کو زندہ کلام کیسے مانتے ہو اور حدیث کو زندہ کلام کیسے مانتے ہو۔

☆☆☆

عدل کرنا صرف خوف خدا اور فضل خدا سے ممکن ہے۔

☆☆☆

عقل کے اندھے سُنی ان سُنی کر کے دھڑام سے گرتے رہتے ہیں... اور پھر گلہ ہوتا ہے کہ کاش مجھے کوئی لاٹھی مار کے سمجھاتا کہ واقعی آگے اندھا کنواں ہے۔

☆☆☆

تم کیسے نظر آؤ گے اس دن' جب عمل تبدیل کرنے کا موقع نہ دیا جائے گا۔ جب توبہ کا لفظ تو ہو گا لیکن اس کے معنی نہ ہوں گے۔

☆☆☆

ہم تو یہ بھی نہیں بتا سکتے کہ آنکھ میں بینائی کہاں رہتی ہے۔

Marfat.com

رات کو سونے کے بعد صبح کی بیداری اللہ کی رحمت کے سہارے ہوتی ہے۔

☆☆☆

وہ لوگ جو لذت خطابت میں آ کر لوگوں کو غلط راہ پر ڈال دیتے ہیں' اپنے لئے مصیبت مرتب کر رہے ہیں۔

☆☆☆

آپ ﷺ کا کردار' کردار کی انتہا ہے۔

☆☆☆

یہی تو اپنے نہ ہونے کا اصل جواز ہے کہ کوئی نہ ہو۔

☆☆☆

اگر چیزوں کو ان کے اصل کے حوالے سے پہچانا جائے تو ہر شے ایک ہی شے ہے۔

☆☆☆

اگر کوئی شخص یہ کہے کہ اسے مصوّر سے پیار ہے' لیکن اس کی بنائی ہوئی تصویروں سے پیار نہیں تو اس شخص کو کیا کہا جائے۔

☆☆☆

قربانی اور خود کشی میں بڑا فرق ہوتا ہے۔ خود کشی کرنے والے برباد ہو جاتے ہیں اور قربانی دینے والے شادابی منزل میں پہنچا دیئے جاتے ہیں۔

☆☆☆

Marfat.com

خطرہ اندر ہو تو باہر دوڑنا کس کام کا؟ اپنے اندر کے خطرے سے اندر کی دوڑ بچا سکتی ہے۔

☆☆☆

ایک گھر میں پلنے والے جڑواں بھائی بھی ایک جیسے نہیں ہوتے۔

☆☆☆

دھاگہ ٹوٹ جائے تو اسے جوڑا جا سکتا ہے لیکن گرہ ضرور لگ جاتی ہے۔

☆☆☆

جو شخص اللہ کے ہاں جتنا محبوب ہو گا اس کے لئے انسانوں کی دنیا اتنی ہی محبوب ہو گی۔ اس لئے جو انسان محبوب رب العالمین ﷺ ہے، وہی انسان رحمت اللعالمین ﷺ ہے۔

☆☆☆

اخلاقیات کا مذہب، مذہب ہی نہیں، یہ ہر آدمی اور ہر انسان کا اپنا اپنا مذہب ہو جاتا ہے۔ مذہب کی اخلاقیات ہر دور کے لئے، ہر زمانے کے لئے ایک خوبصورت نتیجہ حاصل کرتی ہے۔

☆☆☆

انسان اپنے آپ کو خواہشات کے پتھروں میں چنواتا رہتا ہے اور جب آخری پتھر اس کی سانس روکنے لگتا ہے تو پھر وہ شور مچاتا ہے۔

☆☆☆

کیا ایسا ممکن نہیں کہ شاہی مسجد کا امام گورنر ہو یا گورنر شاہی مسجد کی امامت کے فرائض ادا کرے۔

Marfat.com

تیری آنکھ نظاروں کا ایک حصہ ہے یہ نہ ہو تو نظاروں کا حسن ختم ہو جاتا ہے۔

☆☆☆

کسی معاشرے میں استعمال ہونے والے الفاظ کا بغور مطالعہ کرنے سے اس معاشرے کا اخلاقی معیار واضح ہو جاتا ہے۔

☆☆☆

کلمہ پڑھنے سے مسلمان ہونے والا زندگی بھر مسلمان رہتا ہے۔ اگر اسلام سمجھ میں نہ بھی آئے تو بھی مسلمان ہی رہتا ہے۔

☆☆☆

محبّت خاموش بھی ہو سکتی ہے لیکن الفاظ محبت کو کچھ اور چاشنی اور رنگ عطا کر دیتے ہیں۔

☆☆☆

یونیورسٹی شیکسپئر کا علم تو دے سکتی ہے' لیکن شیکسپئر بننے کا علم نہیں دے سکتی۔

☆☆☆

پیغمبر کے بعد سب سے بڑا رتبہ ماں باپ اور اساتذہ کا ہے۔

☆☆☆

کامیاب ریاست تو وہی ہے کہ ایک خوبصورت عورت' زیورات سے لدی ہوئی' تن تنہا ملک کے ایک کونے سے دوسرے کونے تک سفر کر جائے اور اسے کوئی خطرہ نہ ہو۔

Marfat.com

آج جگہ جگہ کلینک کھل رہے ہیں۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ انسان کا باطن مریض ہو چکا ہے۔

☆☆☆

محبت دل کی صحت ہے اور بے مروتی بیماری۔

☆☆☆

عبادت نفس کے شر کے خطرے سے بچاتی ہے' تزکیہ نہیں کرتی۔ تزکیہ صرف عشق کرتا ہے۔

☆☆☆

لائبریریاں علم سے محبت کے بجائے علم کی ہیبت طاری کر رہی ہیں۔

☆☆☆

رونے والی آنکھ قرب حق کے ذرائع میں سب سے بڑا ذریعہ ہے۔

☆☆☆

کلائمکس یا نقطہ عروج اس مقام کو کہتے ہیں جس کے بعد یہ مقام نہیں رہتا۔

☆☆☆

حضور ﷺ اکثر دعا فرمایا کرتے تھے کہ اے اللہ مجھے چیزوں کو ان کی اصلی فطرت میں دیکھنے کا شعور عطا فرما۔

☆☆☆

ایک دوسرے کے حقوق کے احترام سے ہی سماج میں قیام پیدا

Marfat.com

ہوتا ہے۔

☆☆☆

ایک مسجد میں مل کر باجماعت نمازیں ادا کرنے والے کئی سالوں کی رفاقت کے بعد بھی مختلف المزاج نظر آتے ہیں۔

☆☆☆

اگر قبر صاحب مزار کے نام سے موسوم ہے تو ہر مزار اپنے صاحب مزار کے رابطے کا ذریعہ بنتا ہے۔

☆☆☆

کچھ لوگوں کو دعوی ہو سکتا ہے کہ وہ عمل سے نیت کو پہچان سکتے ہیں۔ اسی بے بنیاد دعوی کی قطعی نفی کے لئے تو ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ اعمال نیت سے ہیں۔

☆☆☆

مخلص کی تعریف ہی یہ ہے کہ آپ کے ساتھ' آپ سے زیادہ مہربان ہو۔

☆☆☆

خدا سے آشنائی ممکن ہی نہیں' جب تک وہ خود آشنائے راز نہ کر دے۔

☆☆☆

ایسی آرزو جس کے حاصل کرنے کی خواہش ہو اور اس کا استحقاق نہ ہو' رحمت کے انتظار میں پل جاتی ہے۔

☆☆☆

Marfat.com

حاکم امین ہوتا ہے اور محکوم اطاعت شعار۔ دونوں خدا کے قریب ہیں بشرطیکہ دونوں خدا کے قریب ہوں۔

☆☆☆

اگر غریبی سکون میں نہیں اور غریبی کے باوجود غریب پر یقین کی دولت نازل نہیں ہوتی' تو وہ غریبی عذاب ہے۔

☆☆☆

نبوّت اخلاق کا نتیجہ نہیں' اخلاق نبوت کی عطا ہے۔

☆☆☆

وہ جنت جس میں اپنے علاوہ کوئی نہ ہو' دوزخ سے بدتر ہے۔

☆☆☆

طاقتور انسان کمزور انسانوں کی عنایت کا نام ہے۔

☆☆☆

خالق کا ہر عمل خالق کی طرح محترم اور معزز ہے۔

☆☆☆

یقین کے ساتھ اٹھایا ہوا پہلا قدم جو جانب منزل ہو' وہی منزل ہے۔

☆☆☆

بے بس انسان کا سجدہ ہی بے بسی کا علاج ہے۔

☆☆☆

بے رنگ زمین میں ہم بے رنگ بیج بوتے ہیں' اسے بے رنگ

Marfat.com

پانی دیتے ہیں اور پھر کچھ ہی عرصہ بعد اس سے رنگ رنگ کے پھول کھلتے ہیں۔

☆☆☆

جو ڈرا رہا ہوتا ہے در حقیقت ڈر رہا ہوتا ہے۔

☆☆☆

رشوت کی دولت سے اگر حج کیا جائے تو یہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کی خلاف ورزی ہی نہیں اس کے نظام کے خلاف بغاوت ہے۔

☆☆☆

اگر الٰہیات کو اخلاقیات سے نکال دیا جائے تو تنہائی کے جرائم، جرائم ہی نہیں رہیں گے۔

☆☆☆

بے شمار لوگ محنت کی چکی میں پیسے جا رہے ہیں اور کوئی چکی ان کے لئے آٹا نہیں پیستی۔

☆☆☆

ذاتی مقصد ملی مقصد سے متصادم ہو، تو بھی بے معنی اور دینی مقصد سے مختلف ہو تو بھی بے مقصد۔

☆☆☆

مصنفین اپنی کتابوں کی شکل میں اپنے مرنے کے بعد بھی اپنے چاہنے والوں کی لائبریری میں محفوظ رہتے ہیں۔

☆☆☆

قرآن کے الفاظ قرآن کے علاوہ استعمال ہوں تو قرآن نہیں...

Marfat.com

الفاظ خدا کے ہوں تو قرآن ہے۔ نبی ﷺ کے الفاظ حدیث ہیں۔

☆☆☆

جب تک کوشش کی محرومیاں سمجھ میں نہ آئیں' نصیب کو نہیں سمجھا جا سکتا۔ کوشش کامیاب ہو جائے تب بھی بے نصیب آدمی ناکام ہو جاتا ہے۔

☆☆☆

ماں باپ کے حکم کی اطاعت حضور ﷺ کے فرمان اور اللہ کے فرمان کے عین مطابق ہے۔

☆☆☆

اے مالک! تو ہمیں وہ زندگی دے کہ ہم بھی خوش رہ سکیں اور تو بھی ہم پر راضی رہے۔

☆☆☆

آج کا انسان صرف مکان میں رہتا ہے' اس کا گھر ختم ہو گیا ہے۔

☆☆☆

فرشتوں اور جنات کے پاس عبادت تو ہے لیکن محبت اور عشق کی مستی انسان کا نصیب ہے۔

☆☆☆

خود شناسی نہ ہو تو خدا شناسی کا عمل ممکن ہی نہیں۔

☆☆☆

ہم لوگ چارہ سازوں کے چنگل میں ہیں۔ قائدین کے نرغے میں آ گئی ہے قوم...... خدا لیڈروں سے بچائے' خدا لیڈر سے ملائے۔

Marfat.com

جھوٹے لوگ سچ بولیں تو جھوٹ ہے' وہ کوئی صحیح فیصلہ کریں تو بھی غلط ہے ...... وہ کسی صحیح منزل کی نشاندہی کریں تو بھی نتیجہ غلط ہو گا۔

☆☆☆

ہمارے پیشے' ہمارے مرتبے' ہمارے مال' ہمارے اثاثے ہماری فطرت نہیں بدل سکتے۔ کمینہ کمینہ ہی ہو گا۔ خواہ وہ کہیں بھی فائز ہو۔ سخی سخی ہو گا خواہ وہ غریب ہو۔

☆☆☆

طاقت ور آدمی دوسرے انسانوں کے حقوق ادا کرتا رہے تو طاقت ور ہی رہے گا' حقوق نہ ادا کرنے والا ظالم کہلائے گا اور ظالم سے طاقت چھن جائے گی۔ یہ قدرت کا اصول ہے۔

☆☆☆

یونان نے روم کو فتح کر لیا اور رومیوں کی صلاحیتوں سے متاثر ہو کر فاتح یونانی ان کے شاگرد ہو گئے' ان سے سیکھنے لگ گئے' فاتح ہونے کے بعد ان کے غلام ہو گئے۔

☆☆☆

سچ تو یہ ہے کہ جس ذات پر نزول کلام مجید ہو' وہ ذات کم نہیں ہے' مقدّس کتاب سے۔

☆☆☆

نگاہ کا عادل وہ ہے جسے دوسرے کی بیٹی میں اپنی بیٹی نظر آئے اور

Marfat.com

مجھے اپنے [illegible] سے پہلے جو ہوتے [illegible]
[illegible] آگے

☆☆☆

نصیحت کرنے والا شخص ہے جو نصیحت کی ایک چوٹ ہے

☆☆☆

جو لوگ جلتے ہیں تماشہ کیسے اور جو لوگ ہنستے ہیں شاید
جانتے نہیں ہیں

☆☆☆

عبادت وہ ہے جو سجدہ کو منظور ہو جائے ورنہ کروڑوں سال کی
عبادت ایک سجدہ نہ کرنے سے ضائع ہوتی دیکھی گئی۔

☆☆☆

توبہ کرلی جائے تو ایک اچھے وقت کا آغاز ہو سکتا ہے۔

☆☆☆

آپ ﷺ کی ذات اقدس تمام انبیائے کرام اور مصلحین
عالم میں واضح طور پر اس لیے ممتاز ہے کہ آپ ﷺ کا عمل آپ
ﷺ کے علم کا شاہد ہے۔

☆☆☆

میری میز پر ایک رنگ برنگے سجے سجائے اخبار کی خاطر دنیا کتنے
حادثات سے گزر جاتی ہے۔

☆☆☆

جو یہ نہ بن سکا' اسے وہ بننا پڑا......

Marfat.com

ہم دوستوں کے دوستوں کو دوست سمجھتے ہیں اور ان کے دشمن کو دشمن، حالانکہ ہمارا ان سے براہ راست تعلق نہیں ہوتا۔

☆☆☆

زندگی کے ڈرامے میں اس کھیل کا مصنف وہ چاہیے جو ڈرامے کو تکمیل تک پہنچادے۔

☆☆☆

جو ایک نے کھویا، اسے دوسرے نے پایا۔

☆☆☆

عجیب بات ہے کہ جسے ایک انسان تلاش کرتا ہے، دوسرا اسی سے نجات چاہتا ہے۔

☆☆☆

اب بھی دنیا کی امید اور انسان کے مستقبل کا امکان تہذیب مشرق میں ہے۔

☆☆☆

سمندر میں رہنے والی مچھلی جب تک پانی میں ہے پانی کو نہیں دیکھ سکتی، پانی سے جدا ہو کے پانی کو دیکھے تو زندہ نہیں رہ سکتی۔

☆☆☆

زندگی کے جواز تلاش نہیں کیے جاتے، صرف زندہ رہا جاتا ہے۔ زندگی گزارتے چلے جاؤ، جواز مل جائے گا۔

☆☆☆

Marfat.com

آج بھی اسی بے جان زمین میں جب کوئی مردہ بطور امانت دفن کیا جائے تو وہ محفوظ رہ جاتا ہے۔

☆☆☆

ہم زندگی کے طویل سفر کی صعوبتیں اٹھاتے رہتے ہیں اور انجام کار ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ ہم نے کل سفر' گھر سے قبرستان تک ہی کیا ہے۔

☆☆☆

ناجائز کمائیوں سے بنے ہوئے محلّات پر لکھ دینا کہ یہ اللہ کے فضل سے بنا ہے' ایک ظلم ہے۔

☆☆☆

مذہب دراصل اخلاقیات میں الٰہیات کا شامل ہونا ہے۔

☆☆☆

اگر آپ کے گرد آپ سے کم درجے کے لوگ ہیں' تو آپ متمول ہیں اور اگر آپ کے سامنے زیادہ متموّل لوگ آ جائیں تو آپ اپنے آپ میں غریب ہو جاتے ہیں۔

☆☆☆

اگر ملک کو ایک درخت سمجھ لیا جائے تو ایسا لگتا ہے کہ ہر بامقصد انسان اپنی سہولت کے لئے اس کی ایک آدھ شاخ کاٹ لیتا ہے۔

☆☆☆

جن لوگوں نے راز دریافت کیا' انہوں نے ہی راز چھپایا۔

☆☆☆

Marfat.com

الفاظ کانوں کے راستے دل پر اثر کرتے ہیں اور دل پر اثر کے بعد اعضاو جوارح پر عمل کا حکم نازل ہوتا ہے اور یوں انسان کا کردار بنتا رہتا ہے۔

☆☆☆

کوشش کو اگر ہاتھی کہہ لیا جائے تو نصیب ابابیل کی کنکری ہے۔

☆☆☆

اگر دل میں محبت آجائے تو زبان میں شائستگی آنا شروع ہو جاتی ہے۔

☆☆☆

اگر باطن میں غصہ آئے تو ظاہری وجود کے چہرے پر تیوری اور نفرت کا اظہار ہونا لازمی ہے۔

☆☆☆

باطن مصروف عبادت ہو تو ظاہر معصومیت کا پیکر بن جاتا ہے۔

☆☆☆

اگر مخلص دوست میسر نہ ہو تو ضمیر کی آواز حاصل کرنے کا ذریعہ آئینہ ہے۔

☆☆☆

جہاں اکثریت کاذب ہو وہاں صداقت کا سفر کیسے ہو سکتا ہے۔

☆☆☆

والدین کی آواز میں ضمیر کی آواز کا ہونا لازمی ہے۔

Marfat.com

اے مولا! ہمارے لئے جو بہتر ہے وہ بن مانگے دے دے اور جو ہمارے لئے نامناسب ہے' اس کے مانگنے کی توفیق ہی نہ دے۔

☆☆☆

ہم نے جن لوگوں کو اپنی موت کا غم دے کر جانا ہے' کیوں نہ ان کو زندگی ہی میں کوئی خوشی دی جائے۔

☆☆☆

کافر اور مومن میں یہ فرق ہے کہ کافر معجزے کے بعد بھی نہیں مانتا اور مومن معجزے کے بغیر بھی مانتا ہے۔

☆☆☆

آنکھیں جلوے کو دیکھ کر اسے ایک خاص شعور کے ماتحت' جسم کے مختلف حصوں' دل کو' دماغ کو' نفس کو' روح کو اور قوت متخیلہ کو ٹیلی کاسٹ کرتی ہیں۔ آنکھوں کے اس عمل سے عرفان ذات کے دلچسپ سفر کا آغاز ہوتا ہے۔

☆☆☆

ایک آدمی نے ایک کتاب پڑھ لی وہ ایک فرقہ بن گیا' دوسرے نے دوسری کہانی پڑھ لی وہ دوسرا فرقہ بن گیا۔

☆☆☆

سچی اقلیت کاذب اکثریت سے بہتر ہے۔

☆☆☆

ابتدائی زمانوں میں پیشے' مزاج کے مطابق بنائے گئے تھے۔ مثلاً

Marfat.com

معلّم فطرتاً معلّم ہوتے تھے۔

☆☆☆

ہم اپنے مفاد کو قوم کے مفاد پر قربان کرنا سیکھ لیں تو قوم ترقی کرنا شروع کر دے گی۔

☆☆☆

عظیم لوگوں کے ساتھ وابستگی اس وقت تک خطرناک ہو سکتی ہے جب تک وہ عظیم لوگ ایک مذہبی زندگی نہ گزار رہے ہوں۔

☆☆☆

ہر اسم اپنے مسمّٰی کے ساتھ رابطہ رکھتا ہے اور یہ رابطہ کبھی ضائع نہیں ہوتا۔

☆☆☆

کلام کے پیچھے کلیم کی شخصیت ہوتی ہے۔

☆☆☆

بے تعلق نصیحت یا بے تعلق تبلیغ ایسے ہے' جیسے زبان غیر میں تقریر کرنا۔

☆☆☆

مایوسی راستے کا سب سے بڑا راہزن ہے۔

☆☆☆

اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ انسان کو ضعیف پیدا کیا گیا' ترغیبات کے رنگین جال میں انسان پھنس جاتا ہے اور جو لوگ اس جال سے بچ گئے' وہ رحمت کے دائرے میں پناہ پا گئے۔

Marfat.com

عمر سو کے گزاری ہے، تو بقیہ کم از کم بیدار رہنے کی تمنّا میں گزاری جائے۔

☆☆☆

قرآن کو پڑھیں تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ قرآن جس اخلاق کی تعلیم دے رہا ہے، وہ حضور ﷺ ہی کا اخلاق ہے۔

☆☆☆

جو آج خوش نصیب ہے، وہ کل بھی خوش نصیب ہو گا۔

☆☆☆

لوگوں نے سامان کو پکڑ رکھا ہے اور سامان نے لوگوں کو۔

☆☆☆

کسی چیز کو روکنے کے لئے خود رکنا پڑتا ہے۔

☆☆☆

انسان کی ملکیّت اس کی مالک ہو گئی ہے۔

☆☆☆

ایسی بھی راتیں آتی ہیں کہ رات کٹ جاتی ہے اور سورج نہیں نکلتا۔ ایسے بھی دن آئے کہ سورج ڈوب گیا، روشنی باقی رہی۔

☆☆☆

کوئی انسان اللہ کے بغیر نہیں اور اللہ ہر انسان کے علاوہ ہے۔

☆☆☆

گھر والوں کو خوش رکھو، اللہ خوش ہو جائے گا۔

Marfat.com

خزانے لامحدود ہیں لیکن انسان کے پاس وقت محدود ہے۔

☆☆☆

جس نے اللہ کا راز دریافت کر لیا اس نے یہی کہا کہ اس کی معرفت یہی ہے کہ اس کی معرفت نہیں ہو سکتی۔

☆☆☆

اگر آپ کی نگاہ بلند ہونے سے قاصر ہے' تو اپنے پاؤں کے پاس دیکھو۔ کوئی نہ کوئی چیز آپ کی توجہ کی محتاج ہو گی۔

☆☆☆

کائنات سے توجہ طلب کرنا اتنا اہم نہیں جتنا اس کو توجہ دینا۔

☆☆☆

ماضی گیا' ختم ہو گیا' لیکن نہ جاتا ہے' نہ ختم ہوتا ہے۔

☆☆☆

لوگ دوست کو چھوڑ دیتے ہیں' بحث کو نہیں چھوڑتے۔

☆☆☆

جب ہم اللہ کا ذکر کرتے ہیں تو اس کے اپنے ارشاد کے مطابق وہ ہمارا ذکر کرتا ہے۔

☆☆☆

نیکی دراصل انسانوں کے ساتھ نیک سلوک کا نام ہے' خالی نیکی تو

Marfat.com

مجرم وہ ہو گا جو قانون کی زد میں آئے اور جو قانون کی نظر سے بچ جائے وہ مجرم ہی نہیں کہلائے گا' لیکن لوگوں کی شمولیت کے بعد گنہگار' گنہگار ہے' چاہے لوگوں میں نیکو کار ہی کیوں نہ مشہور ہو۔

☆☆☆

اگر جیب برابر ہو بھی جائے تو ذہن برابر نہیں ہو گا۔

☆☆☆

لوگ حکمران بننا چاہتے ہیں لیکن بنے ہوئے حکمرانوں کے خلاف نفرت رکھتے ہیں۔

☆☆☆

عید کی خوشی کسی مال سے پیدا نہیں ہوتی۔ یہ تو روزہ رکھنے والوں کو نصیب ہوتی ہے۔

☆☆☆

زبان وہ بات کہہ ہی نہیں سکتی' جو سکوت سے بیان ہوتا ہے۔

☆☆☆

آپ کسی کے الفاظ یا گفتگو سن کر یہ بتا سکتے ہیں کہ وہ کس پیشے سے تعلق رکھتا ہے۔

☆☆☆

جن دوستوں میں بیٹھ کر آپ پر خیال آشکار ہوں انہیں دوستوں میں بیٹھ کر خیال مکمل ہوا کرتا ہے۔

Marfat.com

جن کو منشائے الٰہی میسر ہو' انہیں آہ سحر گاہی میسر ہوتی ہے اور آہ سحر گاہی اس کائنات اور باطنی کائنات میں رابطے کا بڑا معتبر ذریعہ ہے۔

☆☆☆

اگر عشق زندہ ہو تو نفس کا اثر ختم ہو جاتا ہے۔

☆☆☆

جس قوم سے نالہ نیم شب اٹھ جاتا ہے' اس سے سکون اٹھ جاتا ہے۔

☆☆☆

موت یہ نہیں کہ سانس ختم ہو جائے' اصل موت تو یہ ہے کہ ہمیں یاد کرنے والا کوئی نہ ہو۔

☆☆☆

آنکھیں بولتی نہیں ہیں' صرف دیکھتی ہیں لیکن آنکھوں کے انداز نظر پر سب گویائیاں نثار ہو جاتی ہیں۔

☆☆☆

جب تک سچے لوگوں کی اکثریت نہیں ہوتی' جمہوری فیصلے غلط ہیں۔

☆☆☆

سلیم فطرت لوگ سیاست سے گریز کرتے ہیں اور نتیجہ یہ کہ وہ لوگ ہی زیادہ مظلوم بنا دیئے جاتے ہیں۔ سلیم اور حلیم فطرت لوگوں کو آگے آنا چاہیئے کہ سفر کا رخ صحیح ہو۔

☆☆☆

Marfat.com

چھن جانے کے بعد بہشت کی قدر ہوتی ہے۔

☆☆☆

۔لارڈ رسل کا فلسفہ صحیح ہے' خوبصورت ہے لیکن اس کی زندگی کی تقلید کرنا ہمارے لئے جائز نہیں ہے۔ اس کا فلسفہ سند لیکن اس کی زندگی مومن کے لئے غیر مستند ہے۔

☆☆☆

اگر آپ کوئی اچھی بات کہیں' اچھا کلام تحریر کریں تو آپ کے لئے ہزارہا اٹھے ہوئے ہاتھ آپ کی صحت اور زندگی کی دعا کے لئے تیار ہوں گے۔

☆☆☆

اللہ کا کلام کسی اور کے کلام کے مقابلہ میں اتنا ہی بڑا ہے جتنا اللہ تعالیٰ خود۔ اسی طرح پیغمبر ﷺ کی بات کو باتوں کی پیغمبر سمجھو۔

☆☆☆

سب سے موزوں نصیحت تو یہی ہے کہ نصیحت سننے والے میں نصیحت سننے کا شوق ہو۔

☆☆☆

عام آدمی اپنی ذات کے لئے باعث رحمت نہین ہو سکتا اور سرکار ﷺ پوری کائنات کے لئے باعث رحمت ہیں۔

☆☆☆

اگر صرف باوضو ہو کر انسان سو رہے تو نیند کا عرصہ بھی عبادت گنا جائے گا۔

Marfat.com

اللہ کی تلاش میں پہلا قدم ہی آخری قدم ہے۔

☆☆☆

بے بس کی آنکھ سے ٹپکنے والا آنسو کتنی ہی عبادتوں سے فوقیت لے جاتا ہے۔

☆☆☆

کبھی انسان، انسان پر مر رہا ہوتا ہے اور کبھی انسان، انسان کو مار رہا ہوتا ہے۔

☆☆☆

زندگی ایسا جلوہ ہے کہ جسے پوری طرح دیکھا بھی نہیں جا سکتا اور پوری طرح چھوڑا بھی نہیں جا سکتا۔

☆☆☆

کربلا کی شکست فتح کی بشارت ہے۔

☆☆☆

ہم جسے تاریکی سمجھ رہے ہیں، یہی صبح کاذب تو صبح صادق کا آغاز ہے۔

☆☆☆

دنیا کے خلاف فریاد نہ کریں۔ کوشش کریں کوئی آپ کے خلاف فریاد نہ کرے۔

☆☆☆

غیبت کے بارے میں ایک دفعہ کسی نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

Marfat.com

سے سوال کیا کہ "یا رسول اللہ ﷺ غیبت کیا ہے؟" آپ ﷺ نے فرمایا "کسی انسان کی عدم موجودگی میں اس کے بارے میں وہ بات کرنا جو اس کے منہ پر نہیں کی جا سکتی۔" سائل نے عرض کیا کہ اگر اس کے منہ پر کہہ دیا جائے؟ آپ ﷺ نے فرمایا "تو یہ بے حیائی ہو گی"

☆☆☆

ہم زندگی بھر زندہ رہنے کے فارمولے سیکھتے رہتے ہیں اور جب زندگی اندر سے ختم ہو جاتی ہے' ہم بے بس ہو جاتے ہیں۔

☆☆☆

عبادت اس مقام تک نہیں پہنچا سکتی جہاں غریب کی خدمت پہنچاتی ہے۔

☆☆☆

اسلام میں رہبانیت منع ہے۔ خدا کو چھوڑ کر بندوں میں مصروف رہنا بھی رہبانیت کی ایک شکل ہے اور انسانوں کو چھوڑ کر عبادت میں مصروف رہنا بھی ایک طرح کی رہبانیت ہے۔

☆☆☆

انسان دوستی اور انسان نوازی تو کی جائے لیکن انسان پرستی نہ کی جائے' پرستش اللہ کی اور خدمت انسان کی۔

☆☆☆

جس انسان نے روزہ نہ رکھا ہو تو اس کے لئے عید کی خوشی بے معنی ہے۔ ایک سماجی اور سیاسی ضرورت ہے۔

Marfat.com

یہ ملک لاکھوں جانوں کی قربانی سے بنا ہے۔ کسی غریب کو کیا فرق پڑتا ہے اگر اس پر ہندو ظلم کرے یا اس پر مسلمان ظلم کرے۔ غور کرنے کا وقت ہے۔

☆☆☆

یا اللہ والدین کو اولاد کی گستاخی سے بچا' اولاد کو والدین کی ناراضگی سے بچا۔

☆☆☆

آنکھیں محبت شناس کراتی ہیں اور زندگی نثر سے نکل کر نظم میں داخل ہو جاتی ہے۔

☆☆☆

"امیر" کی صداقت قوم میں صداقت فکر پیدا کر دیتی ہے۔

☆☆☆

بیج میں درخت کو دیکھنا ہر آدمی کا کام نہیں ہے۔ یہ سعادت بھی عطائے رحمانی ہے۔

☆☆☆

جب عذاب آنے والا ہو تو توبہ چھن جاتی ہے۔

☆☆☆

اللہ کا عذاب اس وقت تک نہیں آتا جب تک عذاب سے ڈرانے والا نہ آئے۔

☆☆☆

Marfat.com

سیاست میں سب کچھ جائز ہے اور یہی بات عدل میں ناجائز ہے۔ ہم اپنے نظام عدل کو خدائی نظام عدل کے مطابق بنائیں نہ کہ خدائی نظام عدل کو اپنے تقاضوں کے مطابق۔

☆☆☆

جس دل میں حضور ﷺ کی یاد ہے' وہ ہمیشہ قرار میں رہے گا اور جائے قرار بہشت کے علاوہ کیا ہے؟

☆☆☆

سب سلامت تو ہم سلامت۔

☆☆☆

اللہ ایک طرف ایسے ایسے ستارے بناتا ہے کہ انسان کے تصور سے بھی بڑے اور کہیں اتنی باریکیوں میں تخلیق ہوتی ہے کہ انسانی نظر کی مجال نہیں کہ الیکٹرون کے اندر ہونے والے جلووں کو دیکھ سکے۔

☆☆☆

ممکن ہی نہیں کہ کوئی شخص مقرب الٰہی ہو اور انسان کی محبت سے محروم ہو۔ یہ دعویٰ شیطانی ہے کہ ہم صرف اللہ سے محبت کرتے ہیں اور انسانوں کی محبت سے کچھ سروکار نہیں۔

☆☆☆

دولت عزت پیدا نہیں کرتی' دولت خوف پیدا کرتی ہے۔

☆☆☆

گانے والے کا سوز قلوب کو زندہ کر دیتا ہے۔

Marfat.com

نفس کو اکسانے کا عمل آنکھوں سے شروع ہوتا ہے... اور پھر انسان ایک درندے کی طرح اپنے شکار کی تلاش میں سرگرداں ہو جاتا ہے۔

☆☆☆

اکثریت کو صداقت آشنا کیا جائے' اس میں حق گوئی اور بے باکی پیدا کی جائے... یہ مرحلہ طے ہو جائے تو جمہوریت سے بہتر کیا ہو سکتا ہے۔

☆☆☆

ظاہر ضروری نہیں کہ باطن کا عکس ہو۔

☆☆☆

خالق کے خیال کو چھوڑ کر مخلوق کے خیال میں گم ہونے والا انسان دین و دنیا کے خسارے میں رہتا ہے۔

☆☆☆

دنیا کے عظیم انسانوں میں صرف ایک یا چند صفات کی عظمت ہے۔ واحد عظیم ہستی حضور اکرم ﷺ کی ہے جن کی زندگی کا ہر شعبہ مثالی' ہر عمل بے مثال' جن کی ہر صفت' جن کی نشست و برخاست' جن کا جاگنا' سونا اور جن کا بولنا سننا باعث تقلید ہے۔

☆☆☆

رحمت ہوتی ہی ہے اعمال کی عبرت سے بچانے کے لئے۔

☆☆☆

Marfat.com

دوسروں کی خامیوں پر خوش ہونے والو... کوئی اپنی خوبی ہی بیان کرو۔

☆☆☆

رحمت حق اس شخص کی تلاش میں رہتی ہے جس کی آنکھ پرنم رہتی ہے۔

☆☆☆

ہم پیمانے بناتے رہتے ہیں لیکن خود کو ماپنے کا وقت نہیں رکھتے۔

☆☆☆

اگر منظر نہ ہو تو نظر کس کام کی؟

☆☆☆

ایک سماج میں امیر اور غریب کے درمیان جتنا فاصلہ بڑھتا جائے گا' اتنی ہی اس سماج میں کرپشن بڑھے گی۔

☆☆☆

مؤذّن اور مبلّغ کو خوش الحان ہونا چاہئے۔ اچھی دعوت کو اچھے انداز سے پیش کرنا ہی اچھی بات ہے۔ رسم اذان کو روح بلالی کی کتنی ضرورت ہے اس کا اندازہ لگانا مشکل نہیں۔

☆☆☆

انسان کے ذخیرہ الفاظ سے یہ معلوم کرنا آسان ہے کہ وہ آدمی کونسے علاقے کا رہنے والا ہے اور کونسے پیشے سے تعلّق رکھتا ہے۔

☆☆☆

اگر معاشرے میں باضمیر پیدا ہو گئے تو مردہ ضمیر ویسے ہی روپوش

Marfat.com

ہو جائیں گے۔

☆☆☆

گناہ کی تلاش ہی تو گناہ ہے۔

☆☆☆

اللہ نے آدم کے لئے شیطان کو نکال دیا اور آدم نے شیطان کے لئے اللہ کے امر کو چھوڑ دیا۔

☆☆☆

بلند فطرت انسان پست حالات سے گزریں تو بھی ان کا مزاج پست نہیں ہوتا۔

☆☆☆

یہ نور ظہور سب حضور ﷺ کا ہے۔ باقی سب عظیم لوگ صرف دیکھنے کے لئے ہیں، تقلید کے لئے نہیں۔ تقلید صرف اس ذات ﷺ کی جسے اللہ کی تائید حاصل ہے۔

☆☆☆

ہر خطرہ خطرناک نہیں ہوتا۔ ہر سانپ ڈستا نہیں ہے۔

☆☆☆

دنیا میں کوئی ایسی نصیحت نہیں جو پہلے نہ کی گئی ہو۔

☆☆☆

اسلام سے محبّت کرنے کا دعویٰ کرنے والو! مسلمانوں سے نفرت نہ کرو۔

Marfat.com

ہم توقعات رکھتے ہیں کہ لوگ ہمارے معیار پر پورا اتریں' ہمارے تقاضوں کو پورا کریں لیکن ہم خود کسی کی خواہش پر پورا نہیں اترتے۔

☆☆☆

آج کے مسلمان جن لوگوں کا نام ادب سے لیتے ہیں' ان کی زندگی کو نہیں اپناتے۔

☆☆☆

میری پیاس بجھانے والا پانی کتنے ہاتھوں کی محنت کا نتیجہ ہے۔

☆☆☆

عذاب کی انتہائی شکل یہ ہے کہ لوگوں کے دلوں سے دولت تسکین نکال لی جائے گی۔

☆☆☆

مقدّس الفاظ کو منزّہ زبان میسر نہ ہو تو لفظ اپنی تاثیر کھو بیٹھتا ہے۔

☆☆☆

لباس کے اندر ہر آدمی ایک ہی آدمی ہے۔

☆☆☆

وہ وقت دور نہیں جب یہ وقت ختم ہو جائے گا۔

☆☆☆

صاحبانِ اقتدار صادق ہو جائیں' ہر طرف صداقت ہی صداقت ہو جائے گی۔

☆☆☆

Marfat.com

اگر اولاد نے مفت حاصل ہونے والا مال گناہ میں لگایا تو اس گناہ کی سزا، پیسہ مہیا کرنے والوں کو بھی ملے گی۔

☆☆☆

وہ ملک ترقی کرتے ہیں جہاں اداروں کے سربراہ نیک فطرت لوگ ہوں۔

☆☆☆

کسی شخص سے اس کی فطرت کے خلاف کام لینا ظلم کہلاتا ہے۔

☆☆☆

اگر عالی ظرفوں کی عالی مرتبہ بنا دیا جائے تو منزل مل جاتی ہے۔

☆☆☆

بیماری میں مختلف فطرتوں کا عارضی اشتراک ہو سکتا ہے لیکن صحت مند وجود اپنی فطرت کے علاوہ کسی اشتراک میں موجود نہیں رہ سکتا۔

☆☆☆

اپنی نیک اعمالیوں پر ناز نہیں کرنا چاہیے اللہ سے عدل کی بجائے فضل مانگتے رہنا چاہیے۔

☆☆☆

موت سے پہلے انسان مر نہیں سکتا اور وقت مقررہ کے بعد زندہ نہیں رہ سکتا۔

☆☆☆

جس انسان نے ماں باپ کو پرورش کرتے ہوئے دیکھا اور انہیں

Marfat.com

نہ مانا' اس نے خدا کو دیکھے بغیر کیا ماننا ہے؟

☆☆☆

غریب کے پاس تو اچھے زمانے کے آنے کی امید ہو سکتی ہے لیکن امیر کے لئے برے زمانے کے آ جانے کا خوف ہمیشہ سر پر تلوار بن کر لٹکتا رہتا ہے۔

☆☆☆

اگر کسی شخص کی ایک آنکھ کام نہ کرتی ہو تو اسے منہ پر کانا نہیں کہنا چاہیے' ہر چند کہ یہ صداقت ہے مگر بد تمیزی کا مظاہرہ ہے۔

☆☆☆

انسان کی اصل فطرت کو بیدار ہونے کے لئے صحبت صالح درکار ہے۔

☆☆☆

اللہ عدل کرے تو بڑے بڑے جہاندار اور جہانگیر لوگ اس کے آگے کانپتے رہیں گے۔

☆☆☆

ہر چیز کو عزت کے ساتھ رہنے دیا جائے تو اپنی عزت بھی قائم رہتی ہے۔

☆☆☆

فرعون کی زندگی فرعون کا انجام پائے گی' موسیٰؑ کی زندگی موسیٰؑ کا انجام پائے گی۔

Marfat.com

بدمزاج ہونا اتنا خطرناک نہیں جتنا بدتمیز ہو جانا کیونکہ بدتمیز آدمی الفاظ کے غلط استعمال کا مجرم بھی ہے۔

☆☆☆

صالح فطرت لوگوں کو اہم مقامات پر فائز سے اہم نتائج حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

☆☆☆

ہمارا مستقبل، جب تک وہ مستقبل ہے، ایک واہمہ ہے۔ جب وہ ہمارے پاس آئے گا، وہ مستقبل نہیں ہو گا۔ وہ حال ہو گا۔

☆☆☆

اللہ کی محبت کی انتہائی عملی شکل اللہ کے محبوب ﷺ کی اطاعت اور محبت میں ہے۔

☆☆☆

یہ عین ممکن ہے کہ آدمی کے پاس مال نہ ہو اور وہ خوش حال ہو یہ بھی ممکن ہے کہ اس کے پاس مال ہو اور وہ بد حال ہو۔

☆☆☆

فطرت اس لئے نہیں بدلتی کہ اسے فاطر حقیقی نے نہ بدلنے کے لئے پیدا فرمایا ہے۔

☆☆☆

جو واقعہ ہو چکا، جب مجھے اس کا علم ہوتا ہے تو میرے لئے وہ واقعہ ہو رہا ہوتا ہے۔

Marfat.com

اللہ تو وہ اللہ ہے جو بد صورتوں کے عاشق اور خوبصورتوں کے دشمن پیدا کرتا ہے۔

☆☆☆

وقت کو وقت سے پہلے سمجھنے کے لئے وقت سے نکلنا پڑتا ہے۔

☆☆☆

انسان مجبوری توڑنا چاہتا ہے اور فطرت اسے مجبور رکھنا چاہتی ہے' دونوں اپنے اپنے راستوں پر مجبور ہیں۔

☆☆☆

دور سے نظر آنے والے مناظر قریب سے ویسے دکھائی نہیں دیتے۔

☆☆☆

ہمارا حاصل محدود ہے اور ہماری تمنائیں لا محدود ہیں۔

☆☆☆

مجبور ہونا کوئی بری بات نہیں' اور سچ پوچھو تو مجبور ہونا کوئی اچھی بات بھی نہیں

☆☆☆

ایک گھر میں پیدا ہونے والے اور ایک دسترخوان پر پلنے والے ایک جیسا ذائقہ ایک جیسی فطرت نہیں رکھتے۔

☆☆☆

ہماری بینائی کمزور ہو جائے تو چہروں کے چراغ بجھ جاتے ہیں۔

Marfat.com

ایک انسان نے کہا کہ جب مر ہی جانا ہے تو عمل کیا ہے؟ دوسرے نے کہا چونکہ مر ہی جانا ہے اسی لئے تو عمل ضروری ہے۔

☆☆☆

محبت مجبور کو مختار بنا دیتی ہے۔

☆☆☆

جب تک عوام میں حق پسند' حق طلب اور حق آگاہ لوگوں کی کثرت نہ ہو' جمہوریت ایک خطرناک کھیل ہے!

☆☆☆

بیمار وجود کے لئے ہر موسم خطرے کا موسم ہے۔

☆☆☆

ترقی یافتہ ممالک وہ ہیں' جو خوف پیدا کرتے ہیں۔ ترقی پذیر وہ ممالک ہیں' جو خوف زدہ رہنے پر مجبور ہیں ۔ اور پسماندہ وہ ممالک ہیں جنہیں خطرے کے احساس سے بھی آشنائی نہیں۔

☆☆☆

دولت کی محبت کم کردو' اندیشے کم ہو جائیں گے۔

☆☆☆

خطرہ بہرحال اندر ہے' باہر نہیں!

☆☆☆

Marfat.com

جب قائدین کی بہتات ہو جائے تو سمجھ لیجئے کہ قیادت کا فقدان پیدا ہو گیا۔

☆☆☆

اکثر اسلام سے محبت بیان کرنے والے اسلام کے نفاذ کے ساتھ اپنا نفاذ بھی مشروط رکھتے ہیں۔

☆☆☆

انسان مستقبل کو حال اور حال کو ماضی بنا دیتا ہے۔

☆☆☆

جس کا حال بدحال ہے وہ کسی مستقبل کے خوش حال ہونے کا تصور کیسے کر سکتا ہے؟

☆☆☆

کشتی ہچکولے کھا رہی ہو تو اللہ کی رحمت کو پکارا جاتا ہے' جب کشتی کنارے لگ جائے تو اپنی قوت بازو کے قصیدے کہے جاتے ہیں۔

☆☆☆

گناہ ترک کرنے کا ارادہ توبہ کا حصہ ہے۔

☆☆☆

موت سے زیادہ خوفناک شئے موت کا ڈر ہے۔

☆☆☆

عظیم انسان بھی مرجاتے ہیں' لیکن ان کی موت ان کی عظمت میں اضافہ کرتی

Marfat.com

ہے۔

☆☆☆

موت کاراز یہ ہے کہ ہم کچھ عرصہ اپنی اولاد کے پاس رہتے ہیں اور پھر اپنے ماں، باپ سے جاملتے ہیں۔ ڈر کس بات کا۔

☆☆☆

انسان پریشانی سے دوچار نہ بھی ہو تو بھی پریشانی سے آشنا ضرور ہوتا ہے۔

☆☆☆

انسان اپنی حالت کو بہتر بنانے کے لئے جب پریشان ہوتا ہے تو حالت بہتر بنانے کی صلاحیت سلب ہو جاتی ہے۔

☆☆☆

مریض ہونا غریب ہونے کی ابتداء ہے۔

☆☆☆

پریشانی حالات سے نہیں، خیالات سے پیدا ہوتی ہے۔

☆☆☆

وطن سے باہر رہنے والوں کو وطن کی یاد پریشان کرتی ہے، وطن میں رہنے والوں کو باہر جانے کی تمنا پریشان رکھتی ہے۔

☆☆☆

اگر انسان تسلیم کر لے کہ اس کی زندگی کے ساتھ ہونے والے واقعات اور

Marfat.com

زندگی کا انجام، خالق کے حکم سے ہے تو یہ پریشانی ختم ہو سکتی ہے۔

☆☆☆

آواز انسان کو دوسروں سے متعلق کرتی ہے اور خاموشی انسان کو اپنے آپ سے متعارف کرتی ہے۔

☆☆☆

جتایا ہوا احسان ضائع ہو جاتا ہے۔

☆☆☆

عذاب اور عبرت کے الفاظ سننے میں بھی سخت ہیں اور سمجھنے میں بھی۔

☆☆☆

عوام کے بغیر ملک صرف جغرافیہ ہی تو ہے، صرف مٹی۔

☆☆☆

جو کرتا ہے اللہ کرتا ہے اور اللہ جو کرتا ہے صحیح کرتا ہے۔

☆☆☆

عبادت وہاں نہیں پہنچاتی جہاں غم پہنچا دیتا ہے۔

☆☆☆

عذاب کی انتہائی صورت یہ ہے کہ عذاب نازل ہو رہا ہو اور لوگ بدمستیوں اور رنگ رلیوں میں محو ہوں۔

Marfat.com

مہنگائی حد سے زیادہ اور خریداری بھی حد سے زیادہ' عجب عالم ہے۔

☆☆☆

غم چھوٹے آدمی کو توڑ دیتا ہے' بڑے آدمی کو اور بڑا کر دیتا ہے۔

☆☆☆

کل کا انسان عقیدتوں کا مظہر تھا لیکن آج کا انسان ہر عقیدت اور ہر عقیدے سے آزاد ہے۔

☆☆☆

ہمارے پاس بڑے اخبار ہیں اور وہ خبر کسی اخبار میں نہیں ہوتی جس خبر کی ضرورت ہے۔

☆☆☆

ہم نے اپنے آپ کو دشمن کی نگاہ سے کبھی نہیں دیکھا' دشمن یہ نہیں دیکھتا کہ شیعہ کون ہے سنی کون ہے؟

☆☆☆

مصلحت اندیش' دور اندیش نہیں ہو سکتا۔

☆☆☆

اس نااہل ڈاکٹر کی طرح یہ نہ کہنا کہ ہم نے تو اپنا فرض پورا کیا آگے مریض کا مقدر۔

☆☆☆

Marfat.com

بے باکی میں تعلق قائم رہتا ہے اور گستاخی میں تعلق ختم ہو جاتا ہے۔

☆☆☆

جب زمانہ امن کا ہو اور حالات جنگ جیسے ہوں تو سمجھو عذاب کا وقت ہے۔

☆☆☆

برے مقصد میں کامیابی سے اچھے مقصد میں ناکامی بہتر ہے۔

☆☆☆

خاموشی دانا کا زیور اور احمق کا بھرم ہے۔

☆☆☆

زیادہ بولنے والا انسان مجبور ہوتا ہے کہ وہ سچ اور جھوٹ کو ملا کر بولے۔

☆☆☆

ہر قدیم کبھی جدید تھا اور ہر جدید کبھی قدیم ہو جائے گا۔

☆☆☆

گناہوں میں سب سے بڑا گناہ توبہ شکنی ہے۔

☆☆☆

اگر اینٹوں میں ربط نہ ہو تو دیوار کو اپنے ہی بوجھ سے گرنے کا اندیشہ لاحق ہو جائے گا۔

☆☆☆

Marfat.com

ہمارا ہر وہ عمل جو اللہ کو ناپسند ہو گناہ ہے۔

☆☆☆

اخلاقیات دین کا حصہ ہے لیکن دینیات اخلاقیات سے بہت بلند ہے۔

☆☆☆

توبہ کا خیال خوش بختی کی علامت ہے۔

☆☆☆

اگر تخلیق خالق سے تعلق میں رہے تو سلامت ورنہ یہی ایک قیامت ہے۔

☆☆☆

جو انسان جتنا مؤثر ہو گا اس کا گناہ اتنا ہی بڑا ہو گا۔

☆☆☆

بے موسم پھل اور بے وقت حاصل آخر انسان کو نقصان پہنچائیں گے۔

☆☆☆

رفتار وہی بھلی جس سے سانس نہ پھولے۔

☆☆☆

اگر انسان کو گناہ سے شرمندگی نہیں تو توبہ سے کیا شرمندگی۔

☆☆☆

اشکوں کے موتیوں کی مالا عالم بالا کی خبر لاتی ہے۔

Marfat.com

☆☆☆

گوش مشتاق اس نغمے سے بھی آشنا ہوتا ہے جو ابھی ساز میں ہو۔

☆☆☆

نیت کا گناہ نیّت کی توبہ سے معاف ہو جاتا ہے۔

☆☆☆

تقرب الٰہی کے راستوں پر چراغاں کرنے والے موتی انسان کے آنسو ھیں۔

☆☆☆

جس پر حضور ﷺ مہربان ہوں اسے اللہ کا قرب ملتا ہے اور جس پر اللہ مہربان ہو اسے حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا قرب ملتا ہے

☆☆☆

سمندر سے دس دریا نکال لئے جائیں یا دس دریا شامل کر دیئے جائیں تو بھی وہ جوں کا توں رہتا ہے۔

☆☆☆

اخلاقیات کا دین اور چیز ہے اور دین کی اخلاقیات اور۔

☆☆☆

انسان کے آنسو اس دنیا میں کسی اور دنیا کے سفیر ھیں۔

☆☆☆

Marfat.com

دنیا کے عظیم انسان نالۂ نیم شب کی داستان ہیں۔

☆☆☆

مطمئن زندگی کی قدر اس سے پوچھو، جس کو خواب آور ادویات کے سہارے درکار ہوں۔

☆☆☆

سمندر کی طرح صاحبان روح نیم شب کو جاگتے ہیں۔

☆☆☆

قوم کو تذبذب میں گرفتار کرنا ظلم عظیم ہے۔

☆☆☆

پست خیال انسان اپنے وجود کو پالتا ہے اور بلند خیال انسان اپنے وجود کو اجالتا ہے۔

☆☆☆

اگر چھوٹی بات کو چھوٹا نہ سمجھا جائے تو کوئی بڑی بات بڑی نہ رہ جائے۔

☆☆☆

"معمولی انسان" سے محبت، غیر معمولی انسان کا ڈر نکال دیتی ہے۔

☆☆☆

سوال کے آخری حصے میں جواب موجود ہوتا ہے۔

☆☆☆

جو شخص اللہ کے ساتھ حساب نہیں کرتا، اللہ اس کے ساتھ حساب نہیں

Marfat.com

کرتا۔

☆☆☆

پراگندہ خیال سماج میں انتشار پیدا کرتا ہے۔

☆☆☆

عقیدے کو ثابت نہیں کیا جاسکتا اُسے تسلیم کیا جا سکتا ہے۔

☆☆☆

مبلغ یقین سے محروم ہو تو تبلیغ تاثیر سے محروم ہو جاتی ہے۔

☆☆☆

شکستہ جہاز کو کوئی ہوا بھی راس نہیں آتی۔

☆☆☆

روزے کے انکاری جب عید مناتے ہیں تو ان کے چہرے بے نور ہوتے ہیں۔

☆☆☆

جس انسان کو اپنے آپ پر یقین نہ ہو وہ خدا پر کیا یقین رکھے گا۔

☆☆☆

اگر انسان کا باطن صادق نہ ہو تو صداقت کا مذہب اسے کوئی فلاح نہیں دے سکتا۔

☆☆☆

اگر آپ کسی کو زندگیوں کی آسانیوں میں شریک نہیں کرتے تو صرف علم میں شریک کرنے کا کیا فائدہ۔

☆☆☆

Marfat.com

جب اللہ کی رحمت ہو جائے تو انسان اسے اپنا حق کہہ کر اپنی محنت اور اپنی عقل کا پھل سمجھتا ہے۔

☆☆☆

بولنے والا وہی بولتا ہے جو سننے والا سننا چاہتا ہے۔

☆☆☆

اندیشے کی عمر بیان تک ہے۔

☆☆☆

حال کے بدحال ہونے کے باوجود مستقبل کے خوشحال ہونے کی امید ترک نہ کرنی چاہیے۔

☆☆☆

ایک مارکیٹ میں دکاندار صبح سے شام تک یکساں محنت کرتے ہیں اور شام کو نتیجہ یکساں نہیں ہوتا۔

☆☆☆

انسان اپنے راستے پر صحیح سفر کر رہا ہو تو بھی اسے کسی اور غلط روی سے دو چار ہونا پڑتا ہے۔

☆☆☆

انسان کے وجود کے کسی ایک حصے کے حد سے بڑھ جانے کا مطلب وجود کی ہلاکت ہے ـــ اسی طرح ایک قوم یا ایک سماج کا حد سے نکل جانا وجود آدم کی تباہی کا پیش خیمہ ہے۔

☆☆☆

تیسری جنگ عظیم کی تعریف یہ ہے کہ اس کے بعد کوئی جنگ نہیں کیونکہ دنیا میں کوئی انسان ہی نہ ہوگا تو جنگ کون لڑے گا۔

Marfat.com

جس زندگی میں شوق ہو گا اس میں خوف نہیں ہو گا۔ خوف دوزخ ہے' شوق جنت۔

☆☆☆

پیدا کرنے والے کی منشاء کے خلاف جو زندگی ہو گی' خوف زدہ ہو گی۔

☆☆☆

ہمارے پاس ہر شئے کی کثرت ہے' صرف وقت کی قلت ہے۔

☆☆☆

اس سے پہلے کہ ہم سے سب کچھ چھن جائے' ہم خود ہی کیوں نہیں چھوڑ دیتے۔

☆☆☆

اپنے خیال کی ترقی بے معنی ہے' جب تک دوسروں کے حال کی ترقی نہ ہو۔

☆☆☆

نظاروں سے لطف حاصل کیا جا سکتا ہے' ان سے فائدہ نہیں مانگا جا سکتا۔

☆☆☆

فائدے کا سفر بے فائدہ ہے۔

☆☆☆

خوشامد اس بیان کو کہتے ہیں جس کے دینے والا جانتا ہے کہ جھوٹ ہے اور سننے والا سمجھتا ہے کہ سچ ہے۔

☆☆☆

ملکی معاملات کی اصلاح کی بجائے شہنشاہ اپنے قصیدے سنتے ہیں اور رعایا کو مرثیہ خوانوں کے حوالے کر دیتے ہیں۔

Marfat.com

جس انسان میں ذاتی صفات نہ ہوں وہ اپنے لباس سے لے کر اپنے مکان تک اپنی ہر شئے کی تعریف چاہتا ہے۔

☆☆☆

لوگوں کے ساتھ وہی سلوک کرو جو تم اپنے لئے ہونا پسند کرتے ہو۔

☆☆☆

انسان بے بس ہے' بے بسی یہ ہے کہ وہ انسان ہے۔

☆☆☆

موت کا راز یہ ہے کہ کچھ عرصہ ہم اپنی اولاد کے پاس رہتے ہیں اور پھر ماں باپ سے جا ملتے ہیں۔

☆☆☆

اگر اینٹوں میں ربط نہ ہو تو آندھی تو کجا' دیوار کو اپنے ہی بوجھ سے گر جانے کا اندیشہ لاحق ہو جاتا ہے۔

☆☆☆

جب زمانہ امن کا ہو اور حالات جنگ سے ہوں تو عذاب ہے۔

☆☆☆

خاموش چہرہ' خاموش لفظ کی طرح صاحب نظر انسان کے سامنے بولتا ہے۔

☆☆☆

قرآن میں کائنات کا تذکرہ ہے اور کائنات میں قرآن کی تفسیر و تفہیم ہے۔

☆☆☆

ایک بیج میں ہزارہا درختوں کے ظہور کے لئے حرف "کن" موجود ہے۔

☆☆☆

Marfat.com

☆☆☆

سمندر کا دل دریا ہے اور دریا کا دل سمندر ہے۔

☆☆☆

زندگی کے تپتے ہوئے ریگزار میں محبت گویا ایک نخلستان سے کم نہیں۔

☆☆☆

محبوب ہر حال میں حسین ہوتا ہے کیونکہ حسن تو دیکھنے والے کا اپنا انداز نظر ہے۔

☆☆☆

محب کو محبوب میں کجی یا خامی نظر نہیں آتی اگر نظر آئے بھی تو محسوس نہیں ہوتی محسوس ہو بھی تو ناگوار نہیں گزرتی۔

☆☆☆

پیر کامل کا عشق' عشق نبیؐ ہی کہلائے گا۔

☆☆☆

محبت کرنے والے کبھی شہروں میں ویرانے پیدا کرتے ہیں' کبھی ویرانوں میں شہر آباد کر جاتے ہیں۔

☆☆☆

زندگی صرف نیوٹن ہی نہیں' زندگی ملٹن بھی ہے۔

☆☆☆

خوف ناروا خواہش کا اولین سگنل ہے۔

☆☆☆

Marfat.com

کسی شئے کے کم ہونے یا گم ہونے سے ملال پیدا ہوتا ہے۔

☆☆☆

خود کو محفوظ بنانے کی خواہش غیر محفوظ ہونے کا اعلان ہی تو ہے۔

☆☆☆

انسان اندر سے ٹوٹ جائے تو تعمیر حیات کی کتابیں مدد نہیں کر سکتیں۔

☆☆☆

خوف خون کی رنگت اور ہڈیوں کا گودا ختم کر دیتا ہے۔

☆☆☆

ہر قسم کے خوف سے بچنے کا واحد' مناسب اور سہل طریقہ یہی ہے کہ انسان میں خدا کا خوف پیدا ہو جائے۔

☆☆☆

گدھ کی بلند پروازی' مردار کی تلاش میں ہے۔

☆☆☆

اگر تم راستہ جاننے والے ہو تو جو گمراہ ہے وہ تمہاری ذمہ داری بن چکا ہے۔

☆☆☆

جب تک سمندر زندہ ہے' زندگی ختم نہیں ہو سکتی۔

☆☆☆

صاحب حال کا دل اس کی آنکھ میں ہوتا ہے اور آنکھ دل میں ہوتی ہے۔

☆☆☆

ب سے بد قسمت ہے وہ انسان جو اپنے مستقبل سے خائف ہو۔

Marfat.com

جہاں اہلِ عقل کی حد ہو' وہاں سے صاحبِ دل کی سرحد شروع ہوتی ہے۔

☆☆☆

اکثر اوقات الفاظ حقیقت کو محجوب کر دیتے ہیں۔

☆☆☆

کہنے والا کچھ اور کہہ رہا ہوتا ہے اور سننے والا کچھ اور سننے لگ جاتا ہے۔

☆☆☆

خوف کا پسندیدہ مسکن اس انسان کا دل ہے جس میں احساسِ گناہ تو ہو لیکن گناہ چھوڑنے کی طاقت نہ ہو۔

☆☆☆

چمگادڑ الٹے لٹکتے ہیں۔ انہی درختوں پر رات کو گدھوں کا بسیرا ہوتا ہے --- یہ تعلق اور تقرب بڑا پر معنی ہے

☆☆

"چاند" محبوب ہے اور چاندنی محبوب کی یاد۔

☆☆☆

بزرگوں سے کی گئی گستاخیوں کی سزا گستاخ بچوں کی شکل میں ملتی ہے۔

☆☆☆

جس نے والدین کا ادب کیا' اس کی اولاد مودب ہوئی۔

☆☆☆

یہ ضروری نہیں کہ غریب سکون میں ہو' لیکن یہ ضروری ہے کہ دولت مند سکون سے محروم ہو گا۔

Marfat.com

کم آرزو والے انسان مطمئن رہتے ہیں۔

☆☆☆

انسان کماتا ہے تاکہ زندہ رہے اور زندہ رہتا ہے تاکہ کماتا رہے۔

☆☆☆

سوچنے والے کی دنیا' دنیا والوں کی سوچ سے الگ ہے۔

☆☆☆

تمہیں حرکت دینے والی طاقت کا نام ضرورت ہے' اور ضرورت کا پجاری کثرت پرست ہوتا ہے۔

☆☆☆

یہ عجیب بات ہے کہ محنت کی عادت قائم رہے بھی تو انسان کی طاقت کم ہونا شروع ہو جاتی ہے۔

☆☆☆

بعض لوگ زندگی بھر کتابیں اکٹھی کرتے ہیں لیکن جب لائبریری مکمل ہوتی ہے تو زندگی بھی مکمل ہو جاتی ہے۔

☆☆☆

ماضی' حال اور مستقبل صاحب فکر کے سامنے ایک لمحے میں سمٹ جاتے ہیں۔

☆☆☆

کاذب ماحول میں صادق کی زندگی ایک کربلا سے کم نہیں۔

☆☆☆

شبنم کے قطرے صبح کی مسکراہٹ بھی ہیں اور رات کے آنسو بھی۔

☆☆☆

Marfat.com

سچ وہی ہے جو سچے کی زبان سے نکلے۔

☆☆☆

انسان کی خاطر اللہ نے شیطان کو دور کر دیا' شیطان کی خاطر انسان اللہ سے دور ہو گیا۔

☆☆☆

سچے انسان کا جھوٹ مصلحت پر مبنی ہو سکتا ہے لیکن جھوٹے انسان کا سچ منافقت کے علاوہ کچھ نہیں ہو سکتا۔

☆☆☆

ایک کی خوشی دوسرے کا غم ہو سکتی ہے

☆☆☆

ہماری عمر بڑھ رہی ہے لیکن ہماری عمر کم ہو رہی ہے۔

☆☆☆

منافق اس انسان کو کہتے ہیں جو مومنوں اور کافروں میں بیک وقت مقبول ہونا چاہے۔

☆☆☆

صداقت کے اظہار کا ایک وقت ہوتا ہے اور ہر وقت کی ایک صداقت ہے۔

☆☆☆

سچ اور جھوٹ صرف پہچان کے درجے ہیں ان میں سے کچھ باطل نہیں۔

☆☆☆

ہم جس شئے سے کراہت کرتے ہیں وہ دوسرے ملک میں مرغوب غذا ہے۔

☆☆☆

Marfat.com

اللہ کو ثابت کرنے کی کوشش کرنے والا بھی اتنا ہی گمراہ ہے جتنا اللہ سے انکار کرنے والا۔

☆☆☆

حضورؐ کے وسیلے کے بغیر تقرب الٰہی کا تصور خارج از اسلام ہے۔

☆☆☆

قرآن کریم اللہ کا کلام ہے اور اتنا مکمل ہے کہ اس میں اللہ کے لفظ کا اضافہ بھی ممکن نہیں، قرآن سے لفظ شیطان نکالنا بھی ممکن نہیں۔

☆☆☆

غریب کو مایوس نہ ہونے دیا جائے اور امیر کو مغرور نہ ہونے دیا جائے۔

☆☆☆

اکثر اوقات وعدہ، بات کو کل پر ٹالنے کا ذریعہ ہوتا ہے لیکن بات ٹلتی نہیں۔

☆☆☆

سورج کا ثبوت دیکھنے والی آنکھ کے علاوہ ممکن نہیں اور دیکھنے والی آنکھ کو ثبوت درکار نہیں۔

☆☆☆

صادق تک رسائی ہی اصل صداقت ہے۔

☆☆☆

زندگی کا خواب الگ ہے خواب کی زندگی الگ ہے۔

☆☆☆

مسجد سچ ہے لیکن بد نیت انسان بنائے تو جھوٹ ہے۔

Marfat.com

اگر وعدے کم کیے جائیں تو ان کے پورا ہونے کا قوی امکان ہوتا ہے۔

☆☆☆

محبت کا مسافر راستے میں نفرت کا پڑاؤ نہیں پائے گا۔

☆☆☆

جن لوگوں کو اپنی موت کا غم دے کر جانا ہے ان کو زندگی میں کوئی خوشی تو دے جاؤ۔

☆☆☆

اس دور میں گناہ نہ کرنے والے کو بھی ثواب ہے۔

☆☆☆

محبت کی دنیا اور دنیا کی محبت اور شئے ہے۔

☆☆☆

رزق کے بارے میں تشویش رکھنا راہ طریقت کی بڑی رکاوٹ ہے۔

☆☆☆

ہم لوگوں کے اعمال کے مطابق ان کی سزا چاہتے ہیں' لیکن اپنے بارے میں رحم اور معافی چاہتے ہیں۔

☆☆☆

حضورؐ کی رات کی زندگی ابھی تک سیرت کی کتابوں میں نہیں ہے۔ اسی طرح ان کے پردہ فرمانے کے بعد کی زندگی بھی ان کتابوں میں نہیں آئی۔

☆☆☆

کوئی مصنف یا مؤرخ ایسا نہیں ہو گا جو امام عالی مقام پر کتاب لکھے اور یہ خواہش کرے کہ امام حسینؑ شہید نہ ہوتے۔

Marfat.com

غم ہو یا خوشی' اللہ والوں کو یہ دونوں اللہ کے اور قریب لے جاتے ہیں۔

☆☆☆

مقربین کے لئے تکلیف عنایت ہے اور غیر مقرب کے لئے ابتلاء۔

☆☆☆

محبت' محبت چاہتی ہے نہ کہ مہربانی۔

☆☆☆

اعظم کا ہر اسم اعظم ہوتا ہے۔

☆☆☆

قرآن اللہ کا کلام ہے' سچ ہے... حق ہے' تفسیر انسان کی وضاحت ہے۔ ممکن ہے سچ نہ ہو۔

☆☆☆

وعدہ حال میں "مستقبل" کے بارے میں کیا جاتا ہے اور جب مستقبل "حال" بنتا ہے تو وعدہ کرنے والا "حال" ماضی بن چکا ہوتا ہے۔

☆☆☆

ایک ملک کی سچائی دوسرے ملک کی سچائی نہیں۔

☆☆☆

صداقت کے اظہار کا ایک وقت ہوتا ہے اور ہر وقت کی ایک صداقت ہے۔

☆☆☆

اللہ سے محبت حضورؐ کی اطاعت ہے۔

☆☆☆

Marfat.com

خوشی روح کا وہ مقام ہے جہاں آپ ہر چیز سے مطمئن ہو جائیں۔

☆☆☆

آپ کا جذبہ ایمان آزمانے کے لئے کفر موجود ہے۔

☆☆☆

مسلمان مسلمان کے خلاف جہاد نہیں فساد کرتا ہے۔

☆☆☆

بڑی منزلوں کے مسافر چھوٹے چھوٹے جھگڑوں میں نہیں پڑتے۔

☆☆☆

بعض اوقات ہم اپنے دنیاوی معاملات میں انا کو چھوڑ دیتے ہیں لیکن حق کی راہ میں اپنی انا نہیں چھوڑتے۔

☆☆☆

اگر کوئی آپ کو راستہ نہیں دیتا آپ اسے راستہ دے دو۔

☆☆☆

اسلام کے نفاذ کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ اسلام کی تبلیغ بند کر دی جائے اور لوگوں سے ہمدردی کی جائے اور ان کی مدد کی جائے۔

☆☆☆

ایک زمانے کا جھوٹ دوسرے زمانے کا سچ ہو سکتا ہے۔

☆☆☆

اگر پیشانی میں شوق سجدہ پیدا ہو جائے تو سمجھو کہ اللہ قریب ہے۔

☆☆☆

Marfat.com

مرنے سے پہلے ایمان کا میسر آنا بہت بڑی بات ہے۔

☆☆☆

معافی مانگنے والا بڑا دلیر ہوتا ہے۔

☆☆☆

عاجز گنہگار، مغرور عابد سے بدرجہا بہتر ہوتا ہے۔

☆☆☆

یہ زمین کسی اور زمین کا آسمان ہے۔

☆☆☆

زندگی تم خود ہو، باقی سارا علم ہے۔

☆☆☆

جس نے آج کو پسند کیا اس کو کل بھی پسندیدہ ملے گا۔

☆☆☆

آباد شہروں میں ایک اور شہر بھی آباد ہوتا جا رہا ہے اور وہ شہر ہے قبرستان۔

☆☆☆

فاصلوں سے سچ نظر آنے والی شئے قریب سے دیکھو تو جھوٹ ہے، سراب ہے۔

☆☆☆

حسن اصل میں حسن نہیں بلکہ چاہا جانا ہی حسن ہے، چاہنے والا ہی حسین بناتا ہے۔

☆☆☆

Marfat.com

بولنے والے کا سوز الفاظ میں سوز پیدا کرتا ہے۔

☆☆☆

جن آنکھوں نے حضورؐ کو دیکھا ہو ان آنکھوں کو دیکھنا بس بڑی بات ہے!

☆☆☆

وہ نیکی بھی کیا نیکی ہے جس کا نصیب انجام بد ہو اور وہ بدی بھی کیا بدی ہے جس کے نصیب میں نیک انجام ہو۔

☆☆☆

جس شخص کے انجام کا تمہیں پتہ نہ ہو اس کے بارے میں کوئی حتمی فیصلہ نہ کرو۔

☆☆☆

وہ گناہ جس میں کوئی انسان کبھی گواہ نہ ہو' اکثر معاف ہو جاتا ہے۔

☆☆☆

لوگوں کے لئے رحمت بن جاؤ رحمتہ اللعالمینؐ کی رحمت کا سایہ ملے گا۔

☆☆☆

باخبر آدمی پریشان نہیں ہوتا۔

☆☆☆

نیت کا انتشار مستقبل کے لئے خدشہ ہو سکتا ہے۔

☆☆☆

ہم جس انسان کو سچا مان لیں' اس کا فرمایا ہوا ہر لفظ سچا ہے۔

☆☆☆

Marfat.com

لوگوں کے عیب چھپاؤ گے تو اللہ تمہارے عیب چھپائے گا۔

☆☆☆

جب عظمت کا زمانہ آتا ہے تو اچھائی میں عظمت آتی ہے اور اس کے مقابل میں برائی میں بھی عظمت آتی ہے مثلاً حضورؐ تشریف لائے اور اس وقت ابو جہل بھی آیا۔

☆☆☆

آج کے مسلمان کا المیہ ہے کہ اسے خدا سے زیادہ غریب ہونے کا ڈر ہے۔

☆☆☆

دوسرے کی خامی تیسرے کو بتانا غیبت ہے۔

☆☆☆

انسان انسان ہو کر بھی اللہ کی مرضی پر نہیں چلتا، اور چاہتا یہ ہے کہ وہ اللہ اللہ ہونے کے باوصف انسان کی مرضی پر چلے۔

☆☆☆

ضرورت کے لئے اللہ کو پکارنے والا دونوں حالتوں میں اللہ کو چھوڑ دیتا ہے۔ ضرورت پوری ہو جائے تب بھی چھوڑ دے گا، ضرورت پوری نہ ہو تب بھی چھوڑ دے گا۔

☆☆☆

غصہ اعتماد کی کمی کا نام ہے۔

☆☆☆

اعلیٰ ظرف کا غصہ زمانوں کو بدل دیتا ہے۔

☆☆☆

Marfat.com

"وہ" اور "تم" اکثر "میں" کو متاثر کرتے رہتے ہیں۔

☆☆☆

بدنام آدمی نیک تو بن سکتا ہے رہنما نہیں بن سکتا۔

☆☆☆

رمل اور عمل کے لئے قرآن پڑھنا بھی کیا پڑھنا ہے۔

☆☆☆

اللہ سے محبت برائے محبت' اللہ کی عبادت برائے عبادت۔

☆☆☆

صادق کو ماننے والا صدیق ہی تو ہو گا۔

☆☆☆

مخلص وہ ہے جو تم سے زیادہ تمہارا خیال کرے۔

☆☆☆

رزق صالح نہ ہو تو سکون قلب کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

☆☆☆

بیداری کی حقیقت سمجھ میں نہ آئے تو نیند کی حقیقت کیسے سمجھ میں آسکتی ہے۔

☆☆☆

شیر ایک طاقتور اور خونخوار درندہ ہے' خوف پیدا کرتا ہے' لیکن شیر کے پاؤں کا کانٹا نکالنے والے انسان کے سامنے شیر بھی سرنگوں ہو جاتا ہے۔

☆☆☆

Marfat.com

ننھے چراغ مل کر چراغاں بن جاتے ہیں۔

☆☆☆

خوف موجود لمحے کا تو ہوتا ہی نہیں' صرف جانے والے یا آنے والے وقت کا ہوتا ہے

☆☆☆

وہ المیہ جو ابھی رونما نہیں ہوا اور رونما ہو سکتا ہے' اندیشہ کہلاتا ہے۔

☆☆☆

صرف خوفزدہ رہنے سے تو دشمن نہیں مرتے۔

☆☆☆

موسم بدلنے کا وقت آ جائے تو وقت کا موسم بدل جاتا ہے۔

☆☆☆

سقراط کا علم جاننے والا' سقراط نہیں بن سکتا اس لئے کہ سقراط کسی کتاب کو پڑھنے کے بعد سقراط نہیں بنا۔

☆☆☆

جوانی بد صورتوں کو بھی دیدہ زیب بنا دیتی ہے۔

☆☆☆

جس طرح مکھی شہد بناتی ہے اور جگنو روشنی رکھتا ہے اسی طرح دانا انسان دانائی رکھتا ہے۔ دانائی کسی کوشش علم یا عمل کا نتیجہ نہیں۔

☆☆☆

اگر دنیا کی رونقوں میں میرے ہونے اور نہ ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑتا تو مجھے رونقوں سے کیا حاصل۔

Marfat.com

ظالم کا سب سے بڑا ظلم یہی ہے کہ وہ مظلوم کو ظلم سہنے اور ظلم میں رہنے کی تعلیم دے چکا ہوتا ہے۔

☆☆☆

غریب کی بیماری امیر ڈاکٹر کے لئے نوید بہار ہے۔

☆☆☆

آج کل روزگار تعلیم سے نہیں تعلقات سے نصیب ہوتا ہے۔

☆☆☆

مستقبل ایک خواب ہے جو محتاج تعبیر ہے اور ماضی صرف ایک تصویر ہے۔

☆☆☆

کسی شئے سے اس کی فطرت کے خلاف کام لینا ظلم ہے۔

☆☆☆

جس نے معاف کیا وہ معاف کر دیا جائے گا۔

☆☆☆

پاکستان کو قائم رکھنے کے لئے اتنا اسلام کافی ہے جتنا قائداعظم کے پاس تھا۔

☆☆☆

ناپاک زندگی پاکیزہ خیال سے محروم رہتی ہے۔

☆☆☆

اگر بیٹا باپ کی فکر باپ کے تخیل اور باپ کے حسن خیال کا شاہد نہ ہو تو دونوں کا مابعد خطرے میں ہو سکتا ہے۔

☆☆☆

Marfat.com

انسان کبھی راضی نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ ہمیشہ خوشی کی تلاش کرتا ہے۔ اور اسے کسی نہ کسی طرح غم سے دو چار ہونا پڑتا ہے۔

☆☆☆

مال کی محبت حریص بناتی ہے۔ اور حریص کی جیب بھر جائے تو بھی دل خالی رہتا ہے۔

☆☆☆

جس طرح قلی کا سامان کسی اور کا سامان ہوتا ہے۔ اس دنیا میں کچھ بھی کسی کی ملکیت نہیں۔

☆☆☆

کسی کی یاد میں جاگنے والا کبھی بد قسمت نہیں ہو سکتا۔

☆☆☆

کثرت کی آرزو ہمیشہ دکھی کرتی ہے۔

☆☆☆

جھوٹے معاشرے میں شہرت حاصل کرنے والا سچے معاشرے میں بدنام گنا جائے گا۔

☆☆☆

محبت انسان کو محبوب کے سوا ہر شئے سے اندھا کر دیتی ہے۔

☆☆☆

محبوب پاس ہو تو یاد پاس نہیں ہوتی' یاد پاس ہو تو محبوب پاس نہیں ہوتا۔

☆☆☆

شہر وہی رہتے ہیں شہری بدل جاتے ہیں۔

Marfat.com

ڈاکٹر مریض کی جان بچاتے بچاتے خود ہی کسی دن جان سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔

☆☆☆

دانا کی زندگی کا علم دانائی نہیں بلکہ دانا کی زندگی کا عمل دانائی ہے۔

☆☆☆

دولت لوبھ پیدا کرتی ہے اور لوبھ خوف پیدا کرتا ہے۔

☆☆☆

صحت خراب ہو تو کوئی موسم بھی خوشگوار نہیں اور صحت خوشگوار ہو تو کوئی موسم خراب نہیں۔

☆☆☆

جو انسان دوسروں کو خوفزدہ کرتا ہے وہ خود خوف میں مبتلا رہتا ہے۔

☆☆☆

عمل، عمل کے تابع نہ ہو تو علم، علم کے مطابق نہیں رہتا۔

☆☆☆

برے انسان کو ہر وقت برائی کا موقع مل جاتا ہے اچھے کو اچھائی میسر آ ہی جاتی ہے۔

☆☆☆

غریبوں کی حالت بدلنے کا دعوی کرنے والے خود غریبی کے ذائقے سے نا آشنا ہوتے ہیں

☆☆☆

Marfat.com

مقربین حق حاصل کی بجائے ایثار کو اپنا شعار بناتے ہیں۔

☆☆☆

جس پر اللہ مہربان ہو اسے حضورؐ کا قرب ملتا ہے۔

☆☆☆

زندگی موت کے تعاقب میں ہے اور موت زندگی کے پیچھے آ رہی ہے۔ جب تک دونوں میں سے ایک ختم نہیں ہوتا یہ کھیل جاری رہتا ہے۔

☆☆☆

اللہ کی تلاش انسان کو کسی انسان ہی کے پاس تو لے جاتی ہے۔

☆☆☆

ہم جسے برداشت نہیں کرتے اسی کو بھی تو اللہ نے پیدا فرمایا ہے۔

☆☆☆

ابلیس اللہ کے مقابلے میں ایک مساوی اور مخالف طاقت نہیں بلکہ اللہ کی تخلوق میں ایک باغی اور منکر طاقت ہے۔

☆☆☆

محبوب کے ملتے ہی زندگی نثر سے نظم میں داخل ہو جاتی ہے۔

☆☆☆

کوئی دنیاوی طاقت ہمیشہ طاقت ور نہیں رہ سکتی۔

☆☆☆

آج کے انسان کو موت سے زیادہ غریبی کا ڈر ہے۔

☆☆☆

چاندنی ہو تو چاند نہیں ملتا' چاند ملے تو چاندنی نہیں ملتی۔

Marfat.com

نئی خواہش نئے اندیشے پیدا کرتی ہے۔

☆☆☆

اللہ کی رضا پر اپنی رضا کو نثار کر دینا قرب حق ہے۔

☆☆☆

زندگی ایسا لطیف منظر ہے جو تبصرے اور تنقید کے بوجھ کو بھی برداشت نہیں کر سکتا۔

☆☆☆

اگر صرف عبادت اللہ کے تقرب کا ذریعہ ہوتی تو انسان پر زندگی کے دیگر فرائض نہ عائد کئے جاتے۔

☆☆☆

اللہ کی مخلوق کو ناپسند کرنا اللہ کی محبت سے محروم ہونے کی دلیل ہے۔

☆☆☆

جس دیس میں ہمارا کوئی محبوب نہ ہو اس دیس سے محبت ہو ہی نہیں سکتی۔

☆☆☆

ابلیس اس لئے بھی مردود ہوا کہ اس کا معبود تو تھا محبوب کوئی نہ تھا۔

☆☆☆

☆☆☆

دولت کی محبت غریبی کا ڈر پیدا کرتی ہے۔

☆☆☆

Marfat.com

جس بات سے قوم میں وحدت عمل پیدا نہ ہو وہ اسلام تو نہیں ہو سکتا۔

☆☆☆

جس معاشرے میں مظلوم اور محروم نہ ہوں وہی معاشرہ فلاحی ہے۔

☆☆☆

پست خیال انسان آکاس بیل کی طرح خود پھیلتا ہے اور دوسروں کو پھیلنے سے روکتا ہے۔

☆☆☆

لوگ ملازمتوں سے ریٹائر ہو کر انہی مصیبتوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں جن کے علاج کے لئے ملازمت کی تھی اور نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ریٹائرمنٹ کے بعد پھر کسی ملازمت کی تلاش ہوتی ہے۔

☆☆☆

قوموں کی تباہی کا بنیادی سبب یہ ہے کہ ان سے نالہ نیم شب چھن جائے۔

☆☆☆

دشمن وہ ہے جو تم سے تمہاری خوبیاں بیان کرے اور لوگوں سے تمہاری خامیاں۔

☆☆☆

جھوٹے کو سچی بات نہ بتانا اور سچے کے سامنے جھوٹ نہ بولنا۔

☆☆☆

انسان اتنا اشرف ہے کہ اسے اللہ کا ارادہ بھی کہہ سکتے ہیں۔

☆☆☆

تمہاری جو حالت تنہائی میں ہوتی ہے وہی حالت قبر میں ہو گی۔

Marfat.com

دوست وہ ہے جو تم سے تمہاری خامیاں بیان کرے اور لوگوں سے تمہاری خوبیاں۔

☆☆☆

اگر تمہیں یہ کہا جائے کہ تمہیں دنیا میں کسی اور صورت میں بھیجا جا سکتا ہے تو جس صورت میں آنا پسند کرو وہ تمہارا دوست ہے۔

☆☆☆

فرقہ پرست' حق پرست نہیں ہو سکتا۔

☆☆☆

اسلام کے شجر کو اتنے پیوند لگائے جا چکے ہیں کہ اس کا اصل رنگ دب کر رہ گیا ہے۔

☆☆☆

اگر تمہیں یہ اختیار دیا جائے کہ ساری کائنات ختم ہونے والی ہے اور ایک انسان نے بچنا ہے تو جس انسان کو تم بچانا پسند کرو وہ تمہارا دوست ہو گا۔

☆☆☆

جنت بھی انسان کو تسکین نہیں دے سکتی' اگر اس میں کوئی ساتھی نہ ہو۔

☆☆☆

ہماری خوشیاں شرکت دوست سے دوبالا ہوتی ہیں اور ہمارے غم غمگسار کے تقرب سے کم ہوتے ہیں۔

☆☆☆

وہ انسان جس نے رفیق سے وفا نہ کی' کسی سے وفا نہیں کر سکتا' نہ دین سے نہ خدا سے' نہ خود اپنے آپ سے۔

☆☆☆

Marfat.com

سات رنگوں کے جلوے دراصل سفید رنگ کے دلفریب روپ ہیں۔ کثرت اس وقت تک سمجھ نہیں آتی' جب تک وحدت آشنائی نہ ہو۔

☆☆☆

سب انسانوں میں یکساں آنسو ہیں اور یہی رشتہ انسان کا انسانوں کے ساتھ ہے۔

☆☆☆

دنیا میں کوئی راز ہمیشہ راز نہیں رہا۔

☆☆☆

سامع کا شوق ہی خاموشی کو گویائی عطا کرتا ہے۔

☆☆☆

انتظار وصال کی آرزو میں فراق سے گذرنے کا تجربہ ہے اور یہ تجربہ اشکوں سے تحریر ہوتا ہے۔

☆☆☆

غلام کو غلامی پسند نہ ہو تو کوئی آقا پیدا نہیں ہو سکتا۔

☆☆☆

نیاز مندی ہی بے نیازی کا ثبوت ہے۔

☆☆☆

سب سے بری آواز گدھے کی ہے اور سب سے پیاری آواز سب سے پیارے انسانؐ کی ہے۔

☆☆☆

Marfat.com

انسان کا رزق اس کے اپنے وجود کے کسی حصے میں پنہاں ہوتا ہے۔ اس صلاحیت کو دریافت کرنا ہی انسان کا فرض ہے۔

☆☆☆

رشوت کے مال پر پلنے والی اولاد لازمی طور پر باغی ہوگی' بے ادب ہوگی' گستاخ ہوگی۔

☆☆☆

باطل کوئی نئی دنیا نہیں' اسی دنیا کا نیا شعور ہے۔

☆☆☆

پہاڑوں سے نکلنے والے دریا خود سمندر کے لئے پیاسے ہوتے ہیں اور یہ کناروں کی پیاس بجھاتے ہوئے اپنے محبوب ساگر سے واصل ہو کر اپنی پیاس بجھاتے ہیں۔

☆☆☆

یار جلوہ بن کر دل سے گزرتا ہے اور آنسو بن کر آنکھ سے ٹپکتا ہے۔

☆☆☆

صبر کا خیال ہی اس بات کی دلیل ہے کہ انسان جو چاہتا ہے وہ اسے ملا نہیں۔

☆☆☆

جب کسی قوم یا فرد کا دعا سے اعتماد اٹھ جائے تو آنے والا وقت مصیبت کا زمانہ ہوتا ہے۔

☆☆☆

کوئی چہرہ بیماری دے جاتا ہے اور کوئی چہرہ شفا عطا فرما جاتا ہے۔

☆☆☆

Marfat.com

اختلاف کو اعلیٰ ظرفی اور خندہ پیشانی سے برداشت کرنا بقائے حیات اور بقائے اختیار کا ثبوت ہے۔

☆☆☆

خالق مخالف کو تباہ نہیں کرتا، مخلوق مخالف کو تباہ کرنا چاہتی ہے یہی خالق اور مخلوق میں فرق ہے۔

☆☆☆

بخیل اپنے مال سے کسی کو کچھ نہیں دیتا۔ وہ ایسا سورج ہے، جس کی روشنی نہیں ایسا دریا ہے، جس میں پانی نہیں۔

☆☆☆

گرمئ بازار نیرنگئ اشیاء کے باعث ہے۔

☆☆☆

ناپختہ عقیدہ چھوٹے برتن کی طرح جلد گرم ہو جاتا ہے سب سے قوی عقیدہ اس ذات گرامی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ہے جو کائنات کے ہر انسان کے لئے رحمت کی پیامبر ہے۔

☆☆☆

ہماری آدھی تقدیر ہمارے اعمال میں ہے اور آدھی ان لوگوں کے اعمال میں، جو ہم سے وابستہ ہے۔

☆☆☆

ماضی میرا مقدر ہے، حال فیصلے کا لمحہ ہے، مستقبل امکانات کا خزانہ۔

☆☆☆

چراغ کو آندھی اور طوفان سے تو بچایا جا سکتا، لیکن چراغ کے اندر ہی سے تیل ختم ہو جاتا ہے۔

Marfat.com

جو ٹل جائے، وہ مقدر نہیں، اندیشہ ہے۔

☆☆☆

دریا کو سمندر کی لگن ہے اور سمندر کو دریا بننے کی خواہش مضطرب کر رہی ہے۔

☆☆☆

عرق گلاب یا گلقند کے لئے گلاب کی تلاش کرنے والا ضرورت مند کہلائے گا۔

☆☆☆

کسی جھوٹے انسان نے کبھی کسی صادق کی تلاش نہیں کی۔

☆☆☆

ہم جس شئے کے انتظار میں ہیں، وہی ہماری عاقبت ہے۔

☆☆☆

گلاب کو تلاش کرنے والا خوشبو کا مسافر، بوئے گل کو منزل دل کا مقام سمجھتا ہے۔

☆☆☆

سیاست میں اختلاف رائے بقائے سیاست ہے۔ مخالف رائے کو تباہ کرنے کی آرزو کرنے والا دور عارضی ہوتا ہے۔

☆☆☆

ایک گھر میں پیدا ہونے والے اور ایک چھت کے نیچے پرورش پانے والے ایک انداز فکر نہیں رکھتے۔

☆☆☆

Marfat.com

گدھ کی آنکھ مردار انسان کے علاوہ کچھ اور دیکھنے سے قاصر ہے۔

☆☆☆

کوئی شخص پیدا نہیں ہوتا جب تک اس کے ہمراہ اس کا مقدر نہ پیدا ہو۔

☆☆☆

تقدیر مزاج پیدا کرتی ہے' یہ مزاج خواہش پیدا کرتا ہے خواہش عمل پیدا کرتی ہے اور عمل ایک نتیجہ پیدا کرتا ہے نتیجہ تقدیر ہوتا ہے۔

☆☆☆

اگر اعمال یہودیوں کے سے ہوں اور عبادت مسلمانوں کی سی ہو' تو نتیجہ کیا ہو گا؟

☆☆☆

ہم نے محمود و ایاز کے درجے قائم رکھ کر عبادت ادا کی' اس لئے عبادت کی برکت زندگی میں شامل نہ ہو سکی۔

☆☆☆

یتیم کا مال چھین کر حج کرنے والا ظالم' حج کے ثواب سے محروم رہے گا۔

☆☆☆

تقریباً ہر فرقے کے پاس ہر دوسرے فرقے کے لئے فتویٰ کفر موجود ہے۔

☆☆☆

جس کو زندگی میں کوئی سچا اور سُچا دوست نہ ملا ہو' اس جھوٹے انسان نے اپنی بدبختی کے بارے میں اور کیا کہنا ہے۔

☆☆☆

Marfat.com

●

مسلمانوں کا حج مسلمانوں کے لئے وہ تحریک نہیں پیدا کر رہا' اس لئے کہ حج کے موقع پر اکثر خرید و فروخت اس مال کی ہوتی ہے جو یہودیوں کا بنا ہوا ہے۔

☆☆☆

بداخلاق انسان نہ کسی کا رفیق ہوتا ہے' نہ اس کا کوئی حبیب ہوتا ہے۔

☆☆☆

آج کا انسان صرف دولت کو خوش نصیبی سمجھتا ہے اور یہی اس کی بد نصیبی کا ثبوت ہے۔

☆☆☆

خوراک کی بجائے دوائی کھانے والا انسان کیا ترقی کرے گا۔

☆☆☆

جس انسان کا ملک میں کوئی دوست نہیں وہ ملک سے دوستی نہیں کر سکتا۔

☆☆☆

آسانیوں کی راہ ڈھونڈنے والا انسان دل کی دنیا ویران کر چکا ہے۔

☆☆☆

دراصل تقدیر نہیں بدلتی' جو بدل جائے وہ تقدیر نہیں۔

☆☆☆

کوشش با مقصد ہونی چاہئے ایسی کوشش کہ زندگی بھی آسان ہو اور موت بھی آسان ہو۔

☆☆☆

کنجوس اپنی دولت کے استعمال سے محروم ہے' وہ کسی کے مال کی حفاظت کرتا رہتا ہے۔

Marfat.com

کچھ چیزوں کے بارے میں بہت کچھ جاننا ممکن ہے۔ بہت سی چیزوں کے بارے میں کچھ کچھ جاننا ممکن ہے۔ سب چیزوں کے بارے میں سب کچھ جاننا نا ممکن ہے۔

☆☆☆

علم اور عمل کے فرق سے اضطراب پیدا ہوتا ہے۔

☆☆☆

سکون کی خاطر سفر کرنے والا سکون حاصل نہیں کر سکتا۔ سفر میں سکون کہاں! سکون کی تلاش اپنے حالات' اپنے ماحول اور اپنی زندگی سے بیزاری کا اعلان ہے۔

☆☆☆

نقطہ نظر واضح کرنے کا حق تو ہے۔ دوسروں کو قتل کرنے کا حق نہیں۔

☆☆☆

جو انسان اللہ کے جتنا قریب ہو گا' اتنا ہی انسانوں کے قریب ہو گا۔

☆☆☆

خوشی بیٹی کی طرح گھر میں پلتی ہے اور جب جوان ہو جائے تو رخصت کر دی جاتی ہے۔

☆☆☆

جب آنکھ بند ہو گی تو آنکھ کھلے گی۔

☆☆☆

عمر پردیس میں گزر جاتی ہے اور امید یہ کہ دیس میں رہائش باعزت ہو۔

☆☆☆

Marfat.com

عقل اور نصیب نہ ہوں' تو عمل جہالت ہے۔

☆☆☆

حکومت کرنے کی خواہش کا غلام بڑی ابتلاء میں ہوتا ہے۔

☆☆☆

بڑھاپے کے مسائل دراصل ایک ہی مسئلے کے مختلف حصے ہیں اور بوڑھے آدمی کا سب سے بڑا مسئلہ صحت ہے۔

☆☆☆

جس ہیر کو وارث شاہ مل گیا' وہ ہیر گمنامی کے اندھیرے سے ایسی نکلی کہ ادب کے آسمان پر آفتاب و ماہتاب بن کے طلوع ہوئی۔

☆☆☆

نیند زندگی کے دسترخوان کی سب سے اہم' سب سے لذیذ اور سب سے میٹھی ڈش ہے۔

☆☆☆

ہماری ساٹھ سال کی اوسط زندگی میں بیس سال تو نیند کے حوالے ہو جاتے ہیں۔

☆☆☆

یہ وقت کسی اور وقت کے لئے محنت کا زمانہ ہے۔

☆☆☆

اتنا پھیلو کہ سمٹنا مشکل نہ ہو' اتنا حاصل کرو کہ چھوڑنا مشکل نہ ہو۔

☆☆☆

سکون قلب آسائشوں کے حصول سے نہیں' اصلاح ایمان سے ہو گا۔

Marfat.com

ہم شکم کو دل پر ترجیح دیتے ہیں، سکون کیسے ملے۔

☆☆☆

اللہ کی اطاعت نہ کرنے سے ہمیں بڑی بڑی اطاعتیں کرنی پڑتی ہیں۔

☆☆☆

بے خوف غریب دولت کے طاقتور صنم کدے کا ابراہیم ہے۔

☆☆☆

انسان اللہ کو بہت پیارے ہوتے ہیں۔ ان سے پیار کرنا چاہئے' تاکہ اللہ عزت عطا فرمائے۔

☆☆☆

آج کی بین الاقوامیت نے دیس کے تصور کو ویسے بھی رد کردیا ہے لہٰذا ہم کسی ایک دیس کے شہری نہیں رہے۔

☆☆☆

دولت کی تمنا دلبروں کو دور کر دیتی ہے۔ انسان غریبی کا لقمہ نہیں کھاتا اور جدائی کا زہر کھالیتا ہے۔

☆☆☆

ہم سے کوئی ہماری عمر پوچھے تو ہم گزری ہوئی عمر بتاتے ہیں حالانکہ ہماری اصل عمر تو وہ ہے جو باقی ہے۔

☆☆☆

یکساں عبادت یکساں نتیجہ نہیں پیدا کرتی۔ ہر نمازی نیک نہیں ہوتا۔ نیت بدل جائے تو نیک عمل نہیں رہتا۔

☆☆☆

Marfat.com

آج کسی کو غریبی اور پیغمبری اکٹھی مل جائے تو وہ پیغمبری سے استعفیٰ دے دے۔

☆☆☆

ساری کائنات بھی اگر مخالف ہو جائے تو اللہ اور اللہ والوں کو فرق نہیں پڑ سکتا۔

☆☆☆

درست عقیدے والا نا درست عقائد کو محبت سے بدل دیتا ہے۔ نفرت اور غصہ عقیدوں کی اصلاح نہیں کر سکتے۔

☆☆☆

ہماری لب بندی سے گویائی پیدا ہوتی ہے اور گویائی سے لب بندی بلکہ نظربندی پیدا ہوتی ہے۔

☆☆☆

دولت زندگی کے لئے ہے' لیکن آج کے انسان کی زندگی صرف دولت کے لئے ہے۔

☆☆☆

صبر کا مقام اس وقت آتا ہے' جب انسان کو یہ یقین آ جائے کہ اس کی زندگی میں اس کے عمل اور اس کے ارادے کے ساتھ ساتھ کسی اور کا عمل اور کسی اور کا ارادہ بھی شامل ہے۔

☆☆☆

ہم اور ہماری زندگی ایک اور ذات کے ارادے کے تابع ہیں اور وہ ذات مطلق ہے۔

☆☆☆

Marfat.com

گناہ اور ظلم انسان سے دعا کا حق چھین لیتے ہیں۔

☆☆☆

زندگی کے بہتے ہوئے دریا میں انسانی چہرے حباب کی صورت ابھرتے اور ڈوبتے رہتے ہیں۔

☆☆☆

کتابوں کا مطالعہ ایک اعلیٰ مصروفیت ہے' لیکن کتاب زندگی نہیں ہے۔ زندگی آنکھوں کے سامنے سے گزر رہی ہے۔

☆☆☆

نظارہ علم کا نہیں' نظر کا محتاج ہے۔

☆☆☆

ہر عارف عالم ہوتا ہے اور ضروری نہیں کہ ہر عالم عارف بھی ہو۔

☆☆☆

بد علمی سے بے علمی ہی بہتر ہے۔

☆☆☆

مغربی تعلیم اسلامی نتیجہ کیسے پیدا کرے گی۔

☆☆☆

تکلیف کمی سے ہوتی ہے اور اضطراب کوتاہی سے پیدا ہوتا ہے۔

☆☆☆

ذکر الٰہی ہر اس عمل کو کہیں گے جس کا مدعا رضائے حق ہو۔

☆☆☆

Marfat.com

زندگی میں مختلف نظریات کا ہونا زندگی کا حسن ہے۔

☆☆☆

کمزور عقیدہ الجھتا ہے' لڑتا ہے' جھگڑتا ہے۔ لیکن طاقتور اور صحت مند عقائد دوسرے عقیدوں کو اپنے ساتھ اس طرح ملاتے ہیں' جیسے سمندر دریاؤں کو اپنے اندر سمیٹتا ہے۔

☆☆☆

ہمیں تحمل سے دوسرے کے نقطہ نظر کو سننا چاہئے اور اس کی خامی کی اصلاح کرنی چاہئے۔

☆☆☆

دنیا میں خوشی حاصل نہیں ہو سکتی' جب تک ہم دوسروں کو خوش نہ کریں۔

☆☆☆

لوگوں کو مرعوب کرنے اور متاثر کرنے کی آرزو انسان کو ہلاک کر دیتی ہے اور وہ نہ لوگوں کو مرعوب کر سکتا ہے نہ متاثر۔

☆☆☆

ہم شاید جانتے نہیں کہ ہمارے فیصلوں کے اوپر ایک اور فیصلہ نافذ ہو جایا کرتا ہے۔ یہ وقت کا فیصلہ ہوتا ہے۔

☆☆☆

رات انسان کا لباس ہے۔ انسان پر تیرگی کا لباس ہر لباس کو یکساں کر دیتا ہے۔

☆☆☆

ہم زندگی کا سفر تنہا شروع کرتے ہیں نہ کوئی ہمارے ساتھ پیدا ہوتا ہے اور نہ کوئی ہمارے ساتھ مرتا ہے۔

Marfat.com

☆☆☆

رفاقتوں سے محروم انسان بیماریوں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

☆☆☆

ہر پرانی تہذیب اپنے زمانے میں نئی تھی اور ہر نئی تہذیب۔ آنے والے دور کی پرانی تہذیب ہے۔

☆☆☆

ہر عمل اپنے نتیجے کے انتظار میں ہوتا ہے۔

☆☆☆

کامیاب انجینئر' کامیاب ڈاکٹر اور کامیاب وکیل کی زندگیوں میں بڑا فرق ہے۔

☆☆☆

ایک ہی دفتر میں تمام لوگ ایک جیسا ہی عمل کرتے ہیں۔ ایک جیسے اوقات میں حاضر ہوتے ہیں اور نتیجے مختلف ہوتے ہیں۔

☆☆☆

اس عمل کو تلاش کیا جائے جو ہمیں بھی پسند ہو اور ہمارے مالک کو بھی۔

☆☆☆

شہرت ایک مستقل ابتلاء ہے جہاں انسانوں کی خوبیاں مشہور ہوتی ہیں' وہاں ان کی خامیاں بھی مشہور ہونے لگ جاتی ہیں۔

☆☆☆

مہلک مرض وہ ہوتا ہے' جس کا انجام موت ہو اور یہ مرض زندگی کا مرض ہے۔

☆☆☆

Marfat.com

اگر جوانی حدود اور حفاظت میں رہے، تو بڑھاپا فاصلے پر ہی رہتا ہے۔

☆☆☆

انسان جب ظلم کرتا ہے تو اس کی سزا یہ ملتی ہے کہ وہ نیند میں مضطرب رہتا ہے۔

☆☆☆

اگر انسان وقت ہو جائے، تو ہمیشہ رہے گا.... اگر وقت انسان ہو جائے، تو باقی نہ رہے گا۔

☆☆☆

طاقت کا کثرت سے استعمال طاقت کو کمزور کر دیتا ہے۔

☆☆☆

غیر ممالک جانے والوں کے عزیز ان کے انتظار میں یہاں پردیسی ہیں، وہ وہاں پردیسی۔

☆☆☆

ہم انگریزی زبان سے نجات حاصل نہیں کر سکے اور ہم سندھی، بلوچی اور پشتو سے نا آشنا.... بھائی کی زبان سے بے خبر۔ دوسرے ممالک کی زبانیں بولتے ہیں اور بھائی بھائی کی زبان سے آشنا نہ ہو تو بھائی چارہ کیسے پیدا ہو۔

☆☆☆

قرآن بیان کرنے والے اور قرآن سننے والے اگر متقی نہ ہوں، تو قرآن فہمی سے وہ نتائج کبھی نہیں پیدا ہوں گے، جو قرآن کا منشا ہیں۔

☆☆☆

اچھا امیر بہت اچھا ہوتا ہے، برا غریب بہت برا۔ اچھا امیر وہ ہے جو اپنے مال سے اپنے محروم بھائی کی خدمت کرے۔ برا غریب وہ ہے جو دوسروں کے مال

Marfat.com

Marfat.com

☆☆☆

[illegible]

☆☆☆

[illegible]

☆☆☆

[illegible]

☆☆☆

[illegible] عذاب ہے

☆☆☆

فنکار کیا ہے؟ محروم ہے اپنی ملکیت ارضی سے۔ پہاڑ، دریا، سمندر سب تقسیم ہو چکے ہیں۔ فنکار کے لیے صرف آسمان ہی رہ گیا ہے۔

☆☆☆

پرانے مکان اور نئے مکان ایک ہی مکان ہیں۔

☆☆☆

انتظار کا دور اذیت کا دور ہے، لیکن صاحب انتظار کو اس دور میں عجیب لذت سے آشنائی ہوتی ہے۔

☆☆☆

ہر کامیاب آدمی دوسرے کو ناکام سمجھتا ہے اور یہی اس کی ناکامی کی دلیل ہے۔

☆☆☆

Marfat.com

کہیں ایسا نہ ہو کہ ناعاقبت اندیشی میں ہمارا عمل اس بڑھیا کی طرح ہو، جس نے راتوں کو جاگ جاگ کر سوت کاتا اور انجام کار خود ہی الجھا دیا۔

☆☆☆

لوگ فوری نتیجوں پر غور کرتے ہیں اور اس طرح انتہائی نتائج سے بے خبر رہتے ہیں۔

☆☆☆

ایک معمولی انسان کا گناہ بھی معمولی ہے، لیکن ایک مشہور کا گناہ ایک مشہور گناہ ہوتا ہے۔

☆☆☆

بڑھاپا دراصل شعور کی جوانی کا دور ہے۔

☆☆☆

عالم بیداری ایک خواب کا عالم ہے اور یہ خواب کی طرح ہی گزر جاتا ہے۔

☆☆☆

والدین کی طاقت کا آخری استعمال یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنی اولاد سے کہیں کہ "بیٹا! ہم آپ کے والدین ہیں"۔

☆☆☆

انسان گھر سے نکلے تو پردیسی ہو جاتا ہے۔ ساٹھ کلو میٹر کے بعد زبان کا لہجہ، الفاظ، ڈکشن بدل جاتے ہیں۔

☆☆☆

اگر مساجد میں عبادت جاری ہے اور اہلِ محلہ کی معاشرتی زندگی میں اصلاح کا عمل نہیں پیدا ہوتا، ایسی عبادت قابل غور ہے۔

☆☆☆

Marfat.com

اگر غلطی سے کوئی غلط فیصلہ بھی ہو جائے' تو اس کی ذمہ داری سے گریز نہیں کرنا چاہئے۔

☆☆☆

رات کی تنہائی میں انسان کی آنکھ سے ٹپکنے والے آنسو زمانے بدلتے ہیں' طوفانوں کا رخ موڑ دیتے ہیں۔

☆☆☆

قوموں کے لئے ممالک ہیں' لیکن انسان کی لئے کوئی خطہ نہیں۔

☆☆☆

ہم یادیں لے کر چلتے ہیں اور یادیں چھوڑ کر چلے جائیں گے۔

☆☆☆

ہم جن کو رخصت کرتے ہیں' وہی تو ہمارا استقبال کریں گے۔

☆☆☆

آرزو' ممکن ہو یا ناممکن' انتظار' آرزو کا مقدر ہے۔

☆☆☆

اچھے مقصد کی محنت اگر ناکام رہے' تو بھی کامیاب ہے۔

☆☆☆

دنیادار جس مقام پر بیزار ہوتا ہے' مومن اس مقام پر صبر کرتا ہے اور مومن جس مقام پر صبر کرتا ہے' مقرب اس مقام پر شکر کرتا ہے' کیونکہ یہی مقام وصال حق کا مقام ہے۔

☆☆☆

جس کو محنت میں خوشی محسوس ہو' وہ صلاحیت والا ہوتا ہے۔

Marfat.com

جاگنے والے زندہ ہوں تو سونے والوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

☆☆☆

جاگنے والے نہ رہیں تو سونے والے بھی نہ رہیں گے۔

☆☆☆

گڈریا سو جائے تو بھیڑیے ریوڑ کھا جاتے ہیں۔

☆☆☆

نیند کو غفلت نہ بننے دیا جائے تو یہ راحت جاں ہے' قرار جسم اور سکون دل ہے۔

☆☆☆

نیند اپنی حد سے نکل جائے تو عذاب بھی ہے بیماری ہے۔ نیند غائب ہو جائے تو بھی مصیبت ہے۔

☆☆☆

جو جس کا خیال ہے وہی اس کا حال ہے۔

☆☆☆

پچاس سال میں بھرا ہوا شہر اپنے موجود آدمیوں سے بالکل خالی ہو جاتا ہے۔

☆☆☆

جس کی بات جتنے ابلاغ میں جائے گی اس کا گناہ و ثواب اتنا ہی زیادہ ہو جائے گا۔

☆☆☆

بادشاہ کو صرف نیک نہیں ہونا چاہیے بلکہ اہل بھی ہونا چاہیے۔

☆☆☆

Marfat.com

انسان زندہ ہونے کے باوجود زندگی کو نہیں سمجھ سکتا' وہ مرے بغیر موت کو کیسے سمجھ سکتا ہے۔

☆☆☆

جس کا خدا پر یقین نہ ہو اس کا دعا پر کیوں یقین ہو گا۔

☆☆☆

ماں کا چہرہ بچے کے لئے اس اجنبی دیس میں انسیت' مانوسیت اور اپنائیت کا واحد ذریعہ ہے۔

☆☆☆

ہم معلوم کو علم کہتے ہیں' حالانکہ نامعلوم اور لا معلوم بھی علم ہے۔

☆☆☆

بے حرکت زندگی نباتات کی زندگی ہے۔

☆☆☆

کسی چیز کو حاصل کرنے کی خواہش یا کسی شئے سے نجات کی خواہش ہی باعث بے قراری ہے۔

☆☆☆

مستقبل کو ماضی بنانے والے زمانے کو حال کہتے ہیں۔

☆☆☆

کل کا غم آج کی مسرت ہے اور آج کی خوشی نہ جانے کب آنسو بن کر بہہ جائے۔

☆☆☆

آئینے میں ایک اصل ہے دوسرا عکس ہے اور اصل عکس کا عکس ہے۔

Marfat.com

انسان فیصلہ ایک لمحے میں کرتا ہے اور پھر اس فیصلے کا نتیجہ ساری عمر ساتھ ساتھ رہتا ہے۔

☆☆☆

انسان کی زندگی میں جتنے دن ہوتے ہیں، اتنی ہی راتیں ہوتی ہیں۔ یوں انسان کی نصف زندگی روشنی میں گزرتی ہے اور نصف اندھیرے میں۔

☆☆☆

آج کا انسان وقت کے وسیع ولا محدود سمندر میں ایک جزیرے کی طرح تنہا ہے۔

☆☆☆

جس طرح سانس سفر میں ہے اسی طرح رگوں اور شریانوں میں خون مسافر ہے۔

☆☆☆

کوئی وجود ہمیشہ ایک جگہ موجود نہیں رہ سکتا۔

☆☆☆

خواہش اور حصول کے درمیانی فاصلے کو انتظار کہتے ہیں۔

☆☆☆

کامیابی ایک خوبصورت تتلی ہے، جس کے تعاقب میں انسان بہت دور نکل جاتا ہے۔

☆☆☆

انسان پلاننگ کرتا ہے مستقبل کی، روشن مستقبل کی، لیکن جب وہ مستقبل

Marfat.com

حال بنتا ہے تو شاید اتنا روشن نہیں ہوتا۔

☆☆☆

انسان زندگی کے سکون کی خاطر شادی کرتا ہے اور شادی اس کے لئے مسائل پیدا کرتی ہے۔

☆☆☆

جوانی اور بڑھاپا عمر کے کسی حصے کا نام نہیں' یہ صرف انداز فکر کے نام ہیں۔

☆☆☆

دریا اپنا راستہ خود ہی بناتے ہیں' لیکن اس کنارے کی طرف جس پر بند نہ باندھا گیا ہو۔

☆☆☆

جب جسم جسمانی طور پر عمل کر رہا ہوتا ہے تو خیال خیال کے طور پر بند ہو جاتا ہے۔

☆☆☆

جس طرح غم دل کو کھاتا ہے اور دل غم کو کھاتا ہے' اسی طرح ہم وقت کو برباد کرتے رہتے ہیں۔ اور وقت ہمیں برباد کرتا رہتا ہے۔

☆☆☆

ماضی کی یاد انسان کے وجود کو جلد کی طرح ڈھانپ لیتی ہے اور پھر وہ کچھ بھولنے کا خیال بھی بھول جاتا ہے۔

☆☆☆

جو حادثہ ایک دفعہ گزر جائے' وہ یاد بن کے باربار گزرتا ہے۔

☆☆☆

Marfat.com

موسم گزر جاتے ہیں لیکن یاد نہیں گزرتی۔

☆☆☆

آئینہ گرد آلود ہو جائے تو گرد کے ذرات میں کئی آئینے نمودار ہو جاتے ہیں۔

☆☆☆

جو کبھی تھا' اب بھی ہے اور ہمیشہ رہے گا۔

☆☆☆

انسان کے علم نے اسے ان یادوں میں بھی شریک لیا ہے' جو اس کی اپنی ذاتی نہیں۔

☆☆☆

ہر کربلا' ایک ہی کربلا ہے۔ صداقت کا قافلہ جس مرحلے سے گزرا' ہمیشہ اسی مرحلے سے گزرتا رہا ہے۔

☆☆☆

میں اور میرے ساجدین اور منکر سجدہ سب فانی ہیں۔

☆☆☆

بعض اوقات نخلستان کے ٹھنڈے سائے مسافرت کی اذیت کی یاد سے نہیں بچا سکتے۔

☆☆☆

میرے اللہ! ایک ایسی چیخ لگانے کی قوت دے کہ بے حسی کی قبر سے غافل مردے نیند کا کفن پھاڑ کر نکل آئیں اور اپنی آنکھوں سے وہ منظر دیکھیں جو دیدہ بینا کو نظر آتا ہے۔

☆☆☆

Marfat.com

یہ عجب بات ہے کہ اسلام بہت پہلے مکمل ہو چکا' لیکن وضاحت ابھی جاری ہے۔

☆☆☆

باتیں اور صرف باتیں عمل کے پاؤں میں بھاری زنجیر ہیں۔

☆☆☆

اگر آرزو گھوڑے بن جائیں تو ہر احمق شہسوار کہلائے گا۔

☆☆☆

انسان مسرت کدوں میں خوش نظر آتا ہے اور غمکدوں میں تنہا ہے۔ اس کا اپنا گھر دعوتوں میں جگمگاتا ہے اور تنہائیوں میں ٹمٹماتا ہے۔

☆☆☆

ہم آرام کی آرزو میں ہی بے آرام ہو رہے ہیں۔

☆☆☆

جو انسان اپنی ہی نگاہ میں معتبر نہ ہو' اس پر کون اعتبار کرے گا۔

☆☆☆

مقابلہ انسان میں نفرت کا بیج بوتا ہے اور مقابلے کی انتہائی شکل جنگ ہے۔

☆☆☆

انسانی خون کے دریا بہانے والے آخر اسی دریا میں غلطاں نظر آئے۔

☆☆☆

صحت بیماری کی زد میں ہے اور بیماری ڈاکٹر کے عذاب میں ہے۔

☆☆☆

Marfat.com

ہم پر غریبی نازل ہوتی ہے تو اتنی کہ ہم اپنی زندگی سے مایوس ہو جاتے ہیں.... اور دولت نازل ہوتی ہے تو اتنی کہ ہم دوسروں کو زندگی سے مایوس کر دیتے ہیں۔

☆☆☆

احمق کا علاج نہیں کیونکہ یہ بیماری نہیں عذاب ہے۔

☆☆☆

ہم جو کچھ زبان سے کہتے ہیں دل سے اس کی نفی کر دیتے ہیں۔ اور پھر وہی حال ... یعنی برا حال ہوتا ہے۔

☆☆☆

اگر خوف زدہ انسان بے خوف ہو جائے تو خوفزدہ کرنے والے کی طاقت کمزور ہونا شروع ہو جاتی ہے۔

☆☆☆

انسانوں کا قتل عام کر کے ان کے خون سے اپنے چہروں کو سرخرو سمجھتے رہے ہیں۔

☆☆☆

جس شخص کا سرمایہ وطن سے باہر ہو وہ خود کو وطن میں غریب الوطن محسوس کرے گا۔

☆☆☆

شہر بھرے کے بھرے رہتے ہیں لیکن ہر دس سال بعد چہرے تبدیل ہو جاتے

Marfat.com

ہیں۔

☆☆☆

زمین کا انتقال کراتے کراتے ہمارا اپنا انتقال ہو جاتا ہے۔

☆☆☆

صبح صادق ہو یا کاذب' نور کا پرتو ہے۔

☆☆☆

مسلمانوں کو عبادات کے مفہوم سے کماحقہ آگاہ کرنے کے لئے حضور اکرمؐ نے اپنی حیات مبارکہ میں عملی کردار ادا فرمایا۔ عبادت کے اس مفہوم میں نہ اضافے کی گنجائش ہے نہ تخفیف کی۔

☆☆☆

دنیا میں اگر کوئی شئے ناممکن ہے تو وہ ہم رنگی و یک رنگی عقیدہ ہے۔

☆☆☆

گنج مخفی آشکار نہ ہو تو گنج کیسے کہلائے۔

☆☆☆

اللہ ایسا رازق ہے کہ بچے کے پیدا ہونے سے پہلے اس کے رزق کا انتظام کر چکا ہوتا ہے۔

☆☆☆

اہل باطن دراصل ظاہر کی اصل کو پہچانتے ہیں۔

☆☆☆

جہاں ہمارے پسند کی چیز ہمیں میسر نہ آئے وہاں صبر کام آتا ہے۔ جہاں ہمیں ناپسندیدہ واقعات اور افراد کے ساتھ گزارنا پڑے وہاں بھی صبر کام آتا ہے۔

Marfat.com

جہاز خطرے میں ہو تو مسافروں کو دعا سکھانے کی ضرورت نہیں پڑتی۔

☆☆☆

لوگ اللہ سے اس کے تقرب کے علاوہ سب کچھ مانگتے رہتے ہیں۔

☆☆☆

کسی کے احسان کو اپنا حق نہیں سمجھ لینا چاہئے۔

☆☆☆

گناہوں کی وادیوں میں سے گزرنے والے انسان کو ماں باپ کے چہرے محفوظ کرتے ہیں۔

☆☆☆

اپنی لاعلمی کے احساس کا نام علم ہے۔

☆☆☆

انسان موت دیکھے تو زندگی بھول جاتی ہے۔ زندگی دیکھے تو موت یاد نہیں رہتی۔

☆☆☆

قوت فیصلہ کی کمزوری انسان کو تذبذب میں ڈال دیتی ہے۔

☆☆☆

سکون خواہش سے نہیں، نصیب سے ملتا ہے۔

☆☆☆

ہر مقام بیک وقت مشرق بھی ہے اور مغرب بھی، اور کوئی مقام نہ مشرق ہے نہ مغرب۔

Marfat.com

بغاوت کامیاب ہو جائے تو انقلاب کہلاتی ہے اور انقلاب ناکام ہو جائے تو بغاوت کہلاتا ہے۔

☆☆☆

غم آخر خوشی کے چھن جانے کا ہی تو نام ہے۔

☆☆☆

مشرق سے نکل کر مغرب میں ڈوبنے والا سورج دراصل نہ کہیں سے نکلتا ہے نہ ڈوبتا ہے۔

☆☆☆

کسی درخت کا کوئی پتا کسی پتے سے نہیں ملتا۔

☆☆☆

لامکاں میں رہنے والا ہر مکان میں موجود ہے' اگر موجود ہے تو لامکاں کیا ہے؟

☆☆☆

میں یہ دعا نہیں کرتا کہ دشمن مر جائے' میں یہ دعا کرتا ہوں کہ دوست زندہ ہو جائیں۔

☆☆☆

خواب اس وقت تک حقیقت نظر آتا ہے جب تک ختم نہ ہو۔

☆☆☆

ہر بیماری اپنے قریب ہی اپنا علاج رکھتی ہے۔

☆☆☆

جس بہشت میں ضرورت شجر ممنوعہ ہو اس بہشت سے انسان جلد ہی نکل جانا پسند کرتا ہے۔

Marfat.com

☆☆☆

خوش نصیب ہیں وہ لوگ' جن کو صرف ایک راستے کا سفر ملا ہے۔ ان کو کسی موڑ پر کسی دوراہے پر کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔

☆☆☆

شادی کے فیصلے کے وقت لوگ ماضی کے علم سے مستقبل کا سفر شروع کرتے ہیں' یہیں پر فیصلہ غلطی کا شکار ہو سکتا ہے۔

☆☆☆

کسی کا کہا ہوا کسی اور کا علم ہے' ایک کا چہرہ دوسرے کی تمنا ہے۔ دل اپنا ہوتا ہے اور اس میں درد دوسروں کا ہوتا ہے۔

☆☆☆

انسان کی کائنات تو یہ ہے کہ اس کی کمائی بھی اس کی اپنی نہیں۔

☆☆☆

جس کی رات بیدار ہو جائے' اس کا نصیب جاگ اٹھتا ہے۔

☆☆☆

دل بجھ جائے تو شہر تمنا کے چراغاں سے خوشی حاصل نہیں ہوتی۔

☆☆☆

مقابلہ کرنے کی خواہش معاون سے محروم کر دیتی ہے۔

☆☆☆

ہماری زمین خطوں' علاقوں اور ملکوں میں تقسیم ہو کر رہ گئی ہے۔

☆☆☆

Marfat.com

آج کے انسان کا شعور بین الاقوامی ہے اور مفادات قومی ہیں' نتیجہ یہ کہ انسان وہ نہیں' جو وہ ہے۔

☆☆☆

تنہائی بیماری بھی ہے اور عذاب بھی۔

☆☆☆

دیوتا بننے کی خواہش میں آج کا انسان انسان ہی نہیں رہا۔

☆☆☆

انتظار اس فاصلے کا نام ہے جس کے کٹ جانے کی امید ہو۔

☆☆☆

انسان اپنے نصیب پر راضی رہے تو اطمینان حاصل کرے گا' نصیب میں تقابلی جائزہ ناجائز ہے۔

☆☆☆

دل اور غم ایک دوسرے کو مل جل کر کھا رہے ہیں۔

☆☆☆

برے مقاصد کے لئے محنت اگر کامیاب بھی ہو جائے تو بھی ناکام ہے۔

☆☆☆

کوشش اور مجاہدہ بہت کچھ دے سکتا ہے' لیکن ایک گدھے کو کوئی مجاہدہ گھوڑا نہیں بنا سکتا۔

☆☆☆

شادی اور محبت اگر الگ الگ انسان سے ہو تو ایک طرفہ عذاب ہے۔

Marfat.com

جب انسان کو اس حقیقت کا علم ہو جائے کہ وہ جن لوگوں میں مشہور ہے' وہ لوگ جھوٹے ہیں تو یہ ناموری ایک تہمت سے کم نہیں۔

☆☆☆

جب وقت تھا مال نہیں تھا۔ اب مال ہے وقت نہیں ہے۔

☆☆☆

جب تک انسان آنے والے زمانوں کے لئے پلاننگ کرتا ہے جوان رہتا ہے۔

☆☆☆

مجبور انسان اپنے جائز حقوق سے دست بردار ہونا ہی اپنے حق میں بہتر سمجھتا ہے۔

☆☆☆

نیند دو مصروف اوقات کے درمیان وقفہ ہے۔

☆☆☆

وقت کے لامحدود خزانوں سے ہمیں چند محدود ایام ملتے ہیں' ہم اس وقت کو زندگی کہتے ہیں۔

☆☆☆

چراغ صداقت آندھیوں اور اندھیروں کی یلغار میں ہمیشہ جلتا ہے۔

☆☆☆

کربلا کسی واقعہ کا نام ہی نہیں' بلکہ کربلا ایک دائمی استعارہ ہے۔

☆☆☆

میرے اللہ! میری دعا ہے کہ اقبال کے کلام سے مسجد قرطبہ کی نظم غائب ہو

Marfat.com

جائے تاکہ میری یادیں احساس کی شدت و کرب سے آزاد ہو جائیں۔

☆☆☆

غریبی دو قسم کی ہوتی ہے ایک مایوس' ایک پر امید۔ مایوس غریب کفر کے قریب ہوتا ہے اور پر امید غریب غربت کی بدولت' اللہ کے حبیبؐ کے قریب ہوتا ہے۔

☆☆☆

انسانوں کی کھوپڑیوں پر بیٹھ کر شاہی فرمان جاری کرنے والے ہلاکو ہمیشہ کے لئے قابل نفرت رہے۔

☆☆☆

طاقتور شئے جس شئے کو خوفزدہ کرتی ہے' دراصل خود اس سے خائف ہوتی ہے۔

☆☆☆

غور سے دیکھا جائے تو کرائے کے مکان میں رہنے والا ساری عمر خود کو پردیسی سمجھتا ہے۔

☆☆☆

اگر سانس لینا فرض ہے تو سانس کی حفاظت عبادت ہے۔

☆☆☆

اختلاف کو اعلیٰ ظرفی اور خندہ پیشانی سے برداشت کرنا بقائے حیات اور اختیار کا ثبوت ہے۔

☆☆☆

ہم خلاؤں میں نہیں رہتے اور اگر خلاؤں میں بھی رہنے لگیں' تو بھی رابطہ کنٹرول ٹاور ہی سے رہے گا۔

Marfat.com

گلاب گلاب ہے' عمل کرے یا نہ کرے۔ کانٹا' کانٹا رہے گا' چاہے کتنی ہی محنت کرے۔

☆☆☆

نیکی کے سفر میں جہاں بھی آخری سانس آئے وہی منزل ہے۔

☆☆☆

جھوٹے معاشرے میں عزت دراصل بدنامی ہے۔

☆☆☆

ہر نامور انسان کسی نہ کسی طبقے میں بدنام کہلایا جاتا ہے۔ درویش دنیاداروں میں پسندیدہ نہیں ہوتا اور دنیادار درویشوں میں ناپسندیدہ رہتا ہے۔ سورج کی روشنی کو چمگادڑ' الو اور ڈاکو ناپسند کرتے ہیں۔

☆☆☆

مرتبہ' مقام اور دولت کی خواہش انسانی زندگی کو گھن کی طرح کھائے جا رہی ہے۔

☆☆☆

انسان تو خدا کی عزت بھی نہیں کرتے' حاکم کی کیا پرواہ کریں گے۔

☆☆☆

آج کے سکالر کی اذیت یہی ہے کہ وہ فطرت سے کٹ کر علم حاصل کرنا چاہتا ہے۔

☆☆☆

وارث شاہ نے پنجابی زبان کا ایم۔ اے نہیں کیا' لیکن اس کے بغیر پنجابی کا ایم۔ اے نہیں ہو گا۔

Marfat.com

کوئی زندگی ایسی نہیں جو اپنی آرزو اور اپنے حاصل میں مکمل ہو، کبھی آرزو بڑھ جاتی ہے، کبھی حاصل کم رہ جاتا ہے۔

☆☆☆

جہاں دعا مانگنے والا ہے، وہیں دعا منظور کرنے والا ہے۔

☆☆☆

انسان اکثر ان چیزوں کو پسند کرتا ہے جو اس کے لئے نقصان دہ ہیں اور اکثر ان چیزوں کو ناپسند کرتا ہے جو اس کے لئے مفید ہیں۔

☆☆☆

کوئی چہرہ بیماری دے جاتا ہے اور کوئی چہرہ شفا عطا فرما جاتا ہے۔

☆☆☆

جتنا معلوم زیادہ ہو گا اتنا ہی احساس لاعلمی زیادہ ہو گا۔

☆☆☆

جن لوگوں کی کتابیں یونیورسٹی میں پڑھائی جاتی ہیں، وہ خود کس یونیورسٹی کے طالب علم تھے؟

☆☆☆

انسان خوش ہوتا ہے کہ اس کی دولت بڑھتی جا رہی ہے اور وہ بھول جاتا ہے کہ اس کی عمر گھٹتی جا رہی ہے۔

☆☆☆

اضطراب کو مایوسی نہ بننے دیا جائے، تو انسان بدلے ہوئے حالات سے گھبراتا نہیں۔

☆☆☆

Marfat.com

آج کے انسان کی ضروریات کے پاؤں اس کے وسائل کی چادر سے باہر ہیں۔

☆☆☆

دشمنانِ اسلام متحد ہیں اور مسلمان متحد نہیں۔

☆☆☆

صرف بزرگوں کی یاد منانے سے بزرگوں کا فیض نہیں ملتا' بزرگوں کے بتائے ہوئے راستے پر چلنے سے بات بنتی ہے۔

☆☆☆

ذکرِ بہار تو فصلِ بہار نہیں۔

☆☆☆

دریا کا مقصد اگر وصالِ بحر ہے تو یہ منزل صرف سمندر کے نام کا وظیفہ پڑھنے سے نہیں حاصل ہوتی۔

☆☆☆

میرِ کارواں وہی ہے جو افرادِ کارواں میں یکجہتی' یک سمتی' یک نظری پیدا کرے۔

☆☆☆

آج کے دور میں سکونِ قلب اس لئے مشکل ہوتا جا رہا ہے کہ زندگی کے تقاضوں اور مذہب کے تقاضوں میں فرق آ گیا ہے۔

☆☆☆

بادشاہوں نے بادشاہی چھوڑ کر درویشی تو قبول کی لیکن کسی درویش نے درویشی چھوڑ کر بادشاہی قبول نہیں کی۔

☆☆☆

Marfat.com

اگر چڑیا مالک کے گھر میں پنجرے کے اندر بھوک سے مر جائے تو چڑیا کا بنانے والا آسمانوں سے قہر نازل کرتا ہے۔

☆☆☆

ہمارا نظریہ اپنی جگہ درست' لیکن دوسروں کے نظریات ان کے لئے اتنے ہی مقدس اور بامعنی ہیں۔

☆☆☆

جو انسان اللہ کے جتنا قریب ہو گا' اتنا ہی انسانوں کے قریب ہو گا۔

☆☆☆

پستیوں کی خدمت سے بلندی حاصل ہوتی ہے۔

☆☆☆

جو شے زندگی میں خوشی بن کے داخل ہوتی ہے وہ غم بن کے رخصت ہو جاتی ہے۔

☆☆☆

دن اور رات ایک ہی سورج کے دو روپ ہیں۔

☆☆☆

ہم جس کو یاد کر رہے ہیں وہی تو ہمارے پاس ہے۔

☆☆☆

ایک غریب آدمی بھی سخی ہو سکتا ہے اگر دوسروں کے مال کی تمنا چھوڑ دے۔

☆☆☆

منزل نصیب ہو جائے تو سفر کی صعوبتیں کامیابی کا حصہ کہلاتی ہیں۔

Marfat.com

غم کمزور فطرتوں کا راکب ہے اور طاقتور انسان کا مرکب۔

☆☆☆

حسرت ناتمام آرزو کا نام ہے۔

☆☆☆

اندیشہ آنے والے زمانے سے ہوتا ہے' اگر حال پر نگاہ رکھی جائے تو مستقبل کے اندیشے کم ہو جاتے ہیں۔

☆☆☆

دن کو لٹنے والا اگر رات کو آرام سے سو جائے تو راہزن کے لئے دعا کے علاوہ کیا ہو سکتا ہے۔

☆☆☆

خوشی اور غم موسموں کی طرح آتے اور جاتے ہیں۔

☆☆☆

بہار دو خزاؤں کے درمیانی وقفے کا نام ہے اور خزاں دو بہاروں کے درمیانی زمانے کا نام ہے۔

☆☆☆

ہر انسان ایک طویل ماضی کی انتہا اور ایک طویل مستقبل کی ابتداء ہے۔

☆☆☆

خواب میں خواب کو خواب سمجھنا اتنا مشکل ہے' جتنا اپنے آپ میں ڈوب جانا۔

☆☆☆

کوئی کسی کی خوراک کی ضرورت پوری کئے بغیر اس سے خوراک کی آرزو چھین نہیں سکتا۔

Marfat.com

☆☆☆

انسان وطن میں خوبصورت آستانہ بنانے کے لئے بے وطن ہونا بھی گوارہ کر لیتا ہے۔

☆☆☆

ایک بہتر مستقبل کی آرزو حال کو بد حال کر دیتی ہے اور پھر مستقبل اسی حال کا حصہ بن کے رہ جاتا ہے۔

☆☆☆

عزت سماج پر رعب کا نام نہیں' سماج کی خدمت کا نام ہے۔

☆☆☆

گرمئی بازار دکاندار کے دم سے نہیں' خریدار کی مرہون منت ہے۔

☆☆☆

آرزو کا سفر مرگ آرزو تک ہے۔ جو حاصل ہو گیا' اس کی تمنا ختم ہو جاتی ہے اور جو نہ حاصل ہو سکے وہ ایک حسرت ناتمام بن کر دم توڑتی ہے۔

☆☆☆

نیکی کی آرزو ناکام ہو تب بھی نیکی ہی ہے۔

☆☆☆

وہ مسافر جسے گاڑی میں سیٹ نہ ملی' اپنے آپ کو بدنصیب سمجھتا ہے اور جب گاڑی حادثے کا شکار ہوتی ہے' تو وہی انسان اپنی خوش نصیبی پر فخر کرتا ہے۔

☆☆☆

صحیح وقت پر مناسب فیصلہ ہی کامیاب زندگی کی ضمانت ہے۔

Marfat.com

رات کا اعجاز یہ ہے کہ آج بھی پکارنے والوں کو جواب ملتا ہے۔

☆☆☆

قوموں کے لئے ممالک ہیں، لیکن انسان کے لئے کوئی خطہ نہیں۔

☆☆☆

جب تک وفا نہ ملے، تنہائی ختم نہیں ہوتی۔

☆☆☆

سانس کا سفر ختم ہو جاتا ہے، آس کا سفر باقی رہتا ہے۔

☆☆☆

دماغ بتا سکتا ہے کہ یہ سب کیا ہے، لیکن دل بتاتا ہے کہ یہ سب کیوں ہے اور ایمان بتاتا ہے کہ یہ سب کس نے بنایا۔

☆☆☆

انتظار تاریکی میں روشنی کا سفر طے کرتا رہتا ہے۔

☆☆☆

چیونٹی صبح سے شام تک محنت کرتی ہے اور اس کی کامیابی یہ ہے کہ خاک راہ سے رزق مل جائے۔

☆☆☆

اکثر ایسے ہوتا ہے کہ محبت کامیاب ہو تو شادی کامیاب نہیں ہوتی۔

☆☆☆

قیادتوں کی کثرت قیادت کی عدم موجودگی کی دلیل ہے۔

☆☆☆

Marfat.com

اگر عذاب آنے والا ہو اور آیا نہ ہو تو وہی وقت ہے دعا کا۔

☆☆☆

آرام کی تمنا میں انسان بے آرام ہے' سکون کی آرزو ہی اضطراب کا باعث ہے۔

☆☆☆

وطن میں رہیں تو پیسہ نہیں ملتا' پیسہ ملے تو وطن نہیں ملتا۔

☆☆☆

جوانی ہاتھ سے یوں اڑ جاتی ہے جیسے مہندی کا رنگ' بڑھاپا آتا ہے تو بس ٹھہرنے کے لئے' ہمیشہ ہمیشہ کے لئے۔

☆☆☆

زندگی میں جن ادیبوں کا کوئی پرسان حال نہیں ہوتا' مرنے کے بعد ان کے دن منائے جاتے ہیں۔

☆☆☆

نیند انسان کو اس کی محنت کے بعد آرام پہنچاتی ہے اور اسے نئی محنت کے لئے تیار کرتی ہے۔

☆☆☆

قرآن پاک کی تفسیروں میں فرق ہے۔ نازل ہونے والی کتاب کی تفسیر بھی نازل ہونے والی ہو سکتی ہے۔ الہامی کتاب کی ذہنی تفسیر از خود غیر معتبر ہے۔

☆☆☆

جن لوگوں نے اپنے وقت کو خوش گوار مستقبل کے لئے گزارا' وہ نہ سمجھے کہ

Marfat.com

وہ خوش گوار مستقبل کب آئے گا۔

☆☆☆

گھڑیاں بڑھ گئی ہیں اور عمر گھٹ گئی ہے۔

☆☆☆

آرزو حاصل سے بڑھ جائے تو انسان غریب' حاصل آرزو سے بڑھ جائے تو امیر' حاصل اور آرزو برابر ہوں تو متوکل۔

☆☆☆

انسان پستول کو اپنی جان کا محافظ سمجھتا ہے اور خود پستول کی حفاظت کرتا رہتا ہے۔

☆☆☆

انسان دولت اکٹھی کرتا ہے' تاکہ غریبی سے بچ سکے اور پھر اس دولت کو خرچ نہیں کرتا کہ غریب نہ ہو جائے۔

☆☆☆

ترقی خوبصورت اثاثوں کا نام نہیں' بلکہ خوبصورت احساس کا نام ہے۔

☆☆☆

اشیاء کا تقرب ہمیں افراد سے دور لے جا رہا ہے۔

☆☆☆

اللہ کا حکم نہ مان کر ہمیں بڑے حکم ماننے پڑتے ہیں۔

☆☆☆

انسان دلیل کی طاقت استعمال کرتا ہے اور اگر یہ طاقت کام نہ کرے تو وہ طاقت

Marfat.com

کی دلیل استعمال کرتا ہے۔

☆☆☆

کسی طاقت کا منکر اس کا ابلیس کہلاتا ہے۔

☆☆☆

استاد کا خوف طالب علم کو علم کی لگن دے سکتا ہے اور اگر یہ خوف حد سے بڑھ جائے تو طالب علم میدان چھوڑ کر بھاگ نکلتا ہے۔

☆☆☆

غلامی خوف کا دوسرا نام ہے۔

☆☆☆

ہم جتنے قلوب خوش کرتے ہیں' اتنی نیکی ہے اور جتنے دل زخمی کرتے ہیں' اتنی خامی ہے۔

☆☆☆

ملازم پیشہ انسان کا کوئی دیس نہیں' آج یہاں کل وہاں۔ ان لوگوں کی زندگی کا اندازہ لگائیں کہ بیوی کہیں' خود کہیں۔

☆☆☆

غریبی کے اندیشے سے نکل کر تم اور بڑے اندیشوں میں مبتلا ہو چکے ہو۔

☆☆☆

جب تک خیال اپنے مقام پر نہ ٹھہرے' ہم کسی مقام پر نہیں ٹھہر سکتے۔

☆☆☆

ہم لوگ عجیب حال میں ہیں' گھر میں مادری زبان بولتے ہیں' محفلوں میں اردو' دفتروں میں انگریزی اور عبادت عربی میں کرتے ہیں۔

Marfat.com

وجود مٹی سے آتا ہے' مٹی کے دیس میں لوٹ جائے گا۔ روح آسمان یا لامکاں سے آئی ہے' وہ وہاں پرواز کر جائے گی اور پھر قرار آئے گا۔

☆☆☆

زندگی سماجی قباحتوں میں بدستور گرفتار ہے اور نماز بدستور ادا کی جارہی ہے۔

☆☆☆

اندیشہ اضطراب کا ہمسفر ہے۔

☆☆☆

جب ہماری تمنا کے پاؤں حاصل کی چادر سے باہر نکل جاتے ہیں تو ہمیں سکون نہیں ملتا۔

☆☆☆

ڈوبنے والے سے اس کی مدد سے پہلے عقیدہ پوچھنا ظلم ہے۔

☆☆☆

انسان اپنی پسند کو حاصل کرلے یا اپنے حاصل کو پسند کرلے' تو حسرت نہیں رہتی۔

☆☆☆

نوکرپیشہ لوگ تنخواہ کے دن کا انتظار کرتے ہیں اور اس انتظار میں مہینہ گزارنے کے عذاب کو انتظار کہتے ہیں۔

☆☆☆

کامیابی کے دامن میں مسرتیں نہیں' حسرتیں ہوتی ہیں۔

☆☆☆

مال جمع کرنے میں انسان زندگی خرچ کر دیتا ہے اور آخر کار وہ دیکھتا ہے کہ

Marfat.com

اس کا دامن مال سے بھر گیا ہے' لیکن زندگی کی متاع ختم ہو گئی ہے۔

☆☆☆

انسان کب پیری میں داخل ہوتا ہے... کب جوانی کو الوداع کہتا ہے... جب اس کو بیٹا کہنے والا کوئی نہ ہو۔

☆☆☆

نیند برے انسان کے لئے اچھی ہے اور اچھے کے لئے بری۔

☆☆☆

ترقی یافتہ ممالک اپنی طاقت اس حد تک بڑھا چکے ہیں کہ ترقی پذیر اور پسماندہ ممالک کی آزادی کا مفہوم ختم ہو گیا ہے۔

☆☆☆

اگر ایک عابد ڈاکٹر مریضوں کے حق میں صحیح نہیں' تو اس کے لئے اس کی عبادت منفعت نہ لائے گی۔

☆☆☆

اپنی زندگی کو کسی کا احسان سمجھنے والا' پر سکون رہتا ہے۔

☆☆☆

بڑھاپا جوانی کے انتظار میں ہے اور جوانی بڑھاپے کے انتظار کا نام ہے۔

☆☆☆

مؤدب اولاد اپنی پیری میں اپنی اولاد کو مؤدب پائے گی۔

☆☆☆

فنا اور بقا کے درمیان نیند کا علاقہ ہے' جہاں انسان نہیں ہوتا لیکن ہوتا ہے۔

Marfat.com

٭ انسان ظالم کو معاف کر سکتا ہے، لیکن اس کے ظلم کو بھول نہیں سکتا۔

☆☆☆

مستقبل کا خیال رہے تو انسان جوان ہے اور اگر صرف ماضی کی یاد ہی باقی ہو تو انسان بوڑھا ہے۔

☆☆☆

موسم بدلتے بدلتے آخری موسم آجاتا ہے، جس کے بعد کوئی تبدیلی نہیں ہوتی، یہ آخری باب ہے زندگی کا۔

☆☆☆

اپنے استعمال میں آنے والے رزق کو مناسب استعمال کرنا بھی عبادت ہے۔

☆☆☆

اگر آج کے انسان کو دولت اور خدا میں سے ایک کو چننا پڑے، تو وہ دولت قبول کر لے گا۔

☆☆☆

اپنی زندگی کو بے ضرر بنانا عبادت کی ابتداء اور زندگی کو منفعت بخش بنانا اس کی انتہا۔

☆☆☆

سب سے بڑی طاقت یہ ہے کہ انسان طاقت حاصل کرنے کی خواہش سے بھی آزاد ہو جائے۔

☆☆☆

فطرت کے عطیات میں سب سے بڑا عطیہ پرسکون نیند ہے۔

☆☆☆

Marfat.com

مسلمانوں کے پاس سب سے زیادہ دولت ہے اور مسلمان ہی سب سے غریب ہیں۔

☆☆☆

ایک کافر اگر قرآن پڑھ لے تو مومن نہیں ہو جاتا' تقویٰ شرط ہے ہدایت کے لئے۔

☆☆☆

جاہل کے سامنے خاموش نہ رہنا اور علم والے کے سامنے مت بولنا۔

☆☆☆

ماں کی دعا دشت ہستی میں سایہ ابر ہے۔

☆☆☆

غریب کو امیر ہو جانے کی امید نے سہارا دیا ہوا ہے' لیکن امیر کو غریب ہونے کے ڈر نے مضطرب رکھا ہوا ہے۔

☆☆☆

اگر خواہش اور حاصل کا فرق مٹ جائے تو سکون مل جاتا ہے۔

☆☆☆

اصل عقیدہ ہمارا عمل ہے۔ دوسرے کا عمل اس کا عقیدہ ہے۔

☆☆☆

اللہ سے محبت کرنے والے ہر انسان سے محبت کرتے ہیں۔

☆☆☆

اللہ کے قریب کر دینے والا غم دور کر دینے والی خوشیوں سے بدرجہا بہتر ہے۔

☆☆☆

Marfat.com

طاقت کا استعمال حد سے بڑھ جائے تو اطاعت کی بجائے بغاوت پیدا کر سکتا ہے۔

☆☆☆

زبان اور لباس کی یکسانیت خیال میں یکسانیت پیدا کرتی ہے۔

☆☆☆

ہمارا اصل دیس ہمارے پاؤں کے نیچے مٹی میں ہے یا سر کے اوپر آسمان میں ہے۔

☆☆☆

نماز کا مدعا صرف نماز ادا کرنا ہی نہیں، بلکہ نماز کے انداز اور مفہوم کو زندگی میں رائج کرنا ہے۔

☆☆☆

صبر والوں کی شان نرالی ہے۔ ان کا ایمان قوی ہے۔ ان کے درجات بلند ہیں۔ ان کے جسم پر پیوند کے لباس ہیں اور ان کے در پر جبریلؑ جیسے غلام ہیں۔

☆☆☆

ہم کسی کی دعا کی تاثیر ہیں۔ ہماری دعائیں کسی اور زمانے کو اثر دیں گی۔

☆☆☆

زلزلے سے پہلے جانور اور پرندے مضطرب ہو جاتے ہیں۔

☆☆☆

انسان کو جو چیز پسند ہے حاصل کر لے یا پھر جو حاصل ہے اسے پسند کر لے تو سکون مل جاتا ہے۔

☆☆☆

Marfat.com

آرزو جب استعداد سے بڑھ جائے تو حسرت شروع ہو جاتی ہے۔

☆☆☆

انتظار ایک طاقتور' منہ زور گھوڑے کی طرح ہے۔ اگر سوار کمزور ہو تو گر کر مر جائے گا اور اگر سوار شہسوار ہو تو آسودہ منزل ہو گا۔

☆☆☆

کامیاب فاتح آخر ایک قاتل ہی ہوتا ہے۔ ہلاکو یا سکندر اعظم' کام ایک ہی ہے اور غالباً انجام ہی ایک ہی ہے۔

☆☆☆

انسان کا یہ کتنا بڑا المیہ ہے کہ اس کے اپنے ہی اسے بیگانے دیس میں بھیج دیتے ہیں اور پھر اس کی جدائی میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

☆☆☆

بڑھاپا دراصل جوانی اور جواں فطری سے علیحدگی کا نام ہے۔

☆☆☆

درحقیقت ہر حقیقت حجاب حقیقت ہے۔

☆☆☆

نیند عابد کو عبادت سے محروم کرتی ہے' گناہگار کو گناہ سے بچاتی ہے۔

☆☆☆

خوراک جسمانی طاقت کے لئے ضروری ہے' لیکن اگر خوراک کا استعمال حد سے بڑھ جائے تو صحت کی تباہی کی علامت ہے۔

☆☆☆

Marfat.com

ہر طاقتور کے اوپر ایک طاقت مسلط ہے' جو شاید محسوس نہ ہو' لیکن یہ اپنا کام کر رہی ہے۔

☆☆☆

آج کا انسان سکون کی خاطر آسمانوں کے دروازے کھولنے چلا گیا ہے' لیکن اس سے دل کا دروازہ نہیں کھلتا۔

☆☆☆

جب عذاب آنے کا وقت ہو تو توبہ چھن جاتی ہے۔

☆☆☆

کسی انسان کے ساتھ ایسا سلوک نہ کرو جو تم اپنے ساتھ نہیں چاہتے۔

☆☆☆

دنیادار جس مقام پر بیزار ہوتا ہے' مومن اس مقام پر صبر کرتا ہے اور مومن جس مقام پر صبر کرتا ہے' مقرب اس مقام پر شکر کرتا ہے' کیونکہ یہی مقام وصال حق کا مقام ہے۔

☆☆☆

سائنس کی ترقی کے باوجود رزق کا نظام معیشت و معاشیات' تقسیم دولت کا سارا نظام بارش کے ختم ہونے سے ختم ہو جائے گا۔

☆☆☆

نیند زندگی کا ایک ایسا آئینہ ہے' جس میں موت کا عکس دکھائی دیتا ہے۔

☆☆☆

Marfat.com

اللہ والے خیال کے جرم یا خیال کے گناہ کو اچھا نہیں سمجھتے عمل کا گناہ تو وقت کے ساتھ ویسے ہی ختم ہو جاتا ہے۔ خیال کا گناہ غفلت سے شروع ہوتا ہے اور اس کی انتہا کفر تک ہے۔

☆☆☆

اگر دو آدمی ایک دوسرے کے لئے کچھ نہیں کر سکتے یا نہیں کرنا چاہتے تو انہیں ایک دوسرے کے لئے اضافی آشنائی کا بوجھ نہیں بننا چاہئے۔

☆☆☆

وہ پرندے جو سرد علاقوں سے گرم علاقوں کی طرف ہجرت کرتے ہیں' اپنے دل اور اپنی نگاہ کی گرمی سے انڈوں کو گرم رکھتے ہیں' انہیں سیتے ہیں۔

☆☆☆

خیال عادل نہ ہو تو عمل عادل نہیں ہو سکتا۔

☆☆☆

مخبر کا انتظار کرو آپ میں سے ہی آپ کے آس پاس آپ جیسا انسان' کوئی انسان' نہ جانے کب کہاں بولنا شروع کر دے' سماعت متوجہ رکھو!

☆☆☆

تاریخ کو یاد رکھنے کی بجائے تاریخ بنانے کی فکر کرنا چاہئے۔

☆☆☆

Marfat.com

طاقت خوف پیدا کرتی ہے' خوف نفرت پیدا کرتا ہے' نفرت حد سے بڑھ جائے تو بغاوت پیدا کرتی ہے اور بغاوت طاقت سے ٹکرا کر اسے ختم کر دیتی ہے۔

☆☆☆

اگر ہم تمام شعبہ ہائے حیات میں زندگی کے فرائض ادا نہ کریں اور معبود کی عبادت جاری رکھیں' تو یہ منشائے عبادت نہیں۔

☆☆☆

یتیم کا مال کھانے والا ہزار یتیم خانے بنائے' سکون نہیں پائے گا۔

☆☆☆

سب سے زیادہ بد قسمت وہ بوڑھا ہے' جس کو بڑھاپے میں گناہوں کی تمنا ہو۔

☆☆☆

نیند کے عالم میں یہ جاننا کہ انسان نیند کے عالم میں ہے بہت مشکل ہے۔

☆☆☆

بڑی قومیں جب طاقت کے استعمال کی دھمکی دیتی ہیں تو اس کا مفہوم مہذب دنیا کی مکمل تباہی کے قریب ہوتا ہے۔

☆☆☆

خالق نے انسان تخلیق فرمائے ان کا احترام تخلیق کے حوالے سے فرض ہے اور دین کے حوالے سے ان کی اصلاح عبادت ہے۔

☆☆☆

پیٹ میں آگ ہو تو دل میں سکون کہاں۔

☆☆☆

Marfat.com

اندیشہ امید سے ٹلتا ہے۔ امید' رحمت پر ایمان سے حاصل ہوتی ہے۔

☆☆☆

آرزو اور استعداد کے فرق سے حسرت پیدا ہوتی ہے۔

☆☆☆

انسان' انسان کا مطالعہ چھوڑ کر کائنات دریافت کرنے چلا ہے اور کائنات کی عظیم و لامحدود وسعتوں میں تنہائیوں کے سوا کیا ملے گا۔

☆☆☆

اگر تمنا ہوس پرستی بن جائے' تو انتظار عذاب ہے۔

☆☆☆

نیند تو محنت کا حق ہے' لیکن آج یہ حق دوائی کے بغیر نہیں ملتا۔

☆☆☆

کامیاب مسکراہٹ میں بڑے آنسو پنہاں ہوتے ہیں۔

☆☆☆

موت سے بچنے کی کوششوں نے ہی انسان کو ہلاک کر دیا ہے۔

☆☆☆

اگر جوانی میں انسان اپنے مستقبل کا خیال رکھے' تو بڑھاپے میں حسرتوں کا شمار بہت کم ہوتا ہے۔

☆☆☆

خواب کو حقیقت مان لیا جائے تو تعبیر کی حقیقت ایک اور خواب بن کے رہ جاتی ہے۔

☆☆☆

Marfat.com

وحدت کے جلوے کثرت میں پنہاں ہیں لیکن اس کے سمجھنے کے لئے احتیاط اور استاد کامل کی ضرورت ہے۔

☆☆☆

اگر غریب فاقے سے مر رہا ہو تو امیر یقیناً بدہضمی سے مرے گا۔

☆☆☆

گزرا ہوا واقعہ گزرتا ہی نہیں ہے۔ آج بھی ہم دن مناتے ہیں اور اس دن کو آج کا دن کہتے ہیں۔ حالانکہ وہ کل کا دن تھا۔

☆☆☆

بڑے بڑوں کی بڑی بڑی خدمت کرنے کی بجائے چھوٹے لوگوں کی چھوٹی چھوٹی ضرورت پوری کر دی جائے۔

☆☆☆

دراصل سورج نہ کہیں سے نکلتا ہے اور نہ کہیں ڈوبتا ہے۔

☆☆☆

اس زمین پر ہونے والا یہ سفر، ہمارا پہلا سفر ہی درحقیقت ہمارا آخری سفر ہے۔

☆☆☆

اسلام صرف روایت کا نام نہیں صرف احکام اور ارشادات کا نام نہیں، مسلمانوں کے متفقہ عمل کا نام بھی اسلام ہے۔

☆☆☆

یہ نہ پوچھو کہ وہ حق سے کیوں محروم ہوا۔ تم یہ دیکھو کہ تم نے

Marfat.com

حق سے زیادہ کیوں حاصل کر لیا۔ تیرا حاصل ہی اس کی محرومی بن گیا۔

☆☆☆

اگر کہیں شک بھی ہو جائے کہ یہ شخص اللہ تعالیٰ کے قریب ہے تو اس کے قریب ہو جاؤ۔

☆☆☆

اگر حال محفوظ ہو جائے تو سارا مستقبل محفوظ۔

☆☆☆

بد آدمی بدی نہ کرے تب بھی بد ہے اور نیک آدمی نیکی نہ کرے تب بھی نیک ہے۔

☆☆☆

ہم بڑے فخر کے ساتھ اسلام کا پرچار کرتے ہیں لیکن ہمیں اس بات کا بھی خوف رہتا ہے کہ ہم پر بنیاد پرستی کا الزام نہ آئے۔

☆☆☆

ہر انسان ہر دوسرے انسان کی ضرورت کا خیال رکھے تو عقائد کا تضاد ختم ہو

☆☆☆

دنیا کے عظیم رہنما وقت کے دیئے ہوئے معیار سے بلند ہوتے ہیں۔

☆☆☆

جوانی کے فیصلے جوانی میں ہی بھلے لگتے ہیں۔

Marfat.com

تصانیف جناب واصف علی واصفؔ

☆ شب چراغ (شاعری)

☆ کرن کرن سورج (نثر پارے)

☆ دل دریا سمندر (مضامین)

☆ قطرہ قطرہ قلزم (مضامین)

☆ The Beaming Soul (کرن کرن سورج کا انگریزی ترجمہ)

☆ حرف حرف حقیقت (مضامین)

☆ بھرے بھڑولے (پنجابی کلام)

☆ شب راز (شاعری)

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com